بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلیجی ممالک میں

مسیحی مشنری سرگرمیاں

التبشیر المسیحی

فی منطقۃ الخلیج

تالیف

احمد فون دنفر

ترجمہ

[illegible] اللہ ریاض

ڈی کام (آ[illegible] ایم بی ایف (لندن)

نظرِ ثانی

حافظ نذر احمد

صدیقی ٹرسٹ

نسیم پلازا نزد لسبیلہ [illegible] کراچی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلیجی ممالک میں

مسیحی مشنری سرگرمیاں

التبشير المسيحي في منطقة الخليج

تالیف

احمد فون دنفر

ترجمہ

ابوعبداللہ ریاض

ڈی کام (آنرز) ایم اے (کراچی) ایم پی الیف (لندن)

نظرِ ثانی

حافظ نذر احمد

صدیقی ٹرسٹ

نسیم پلازا۔ نزد لسبیلہ چوک۔ نشتر روڈ۔ کراچی۔ ۷۴۸۰۰

ہدیہ بطور صدقہ جاریہ چھ روپے

مقدمہ

(ناشر)

مسیحی اپنی تبلیغ کے لئے لفظ "تبشیر" استعمال کرتے ہیں جس کے معنی ہیں خوشخبری۔ معنوی اعتبار سے یہ بالکل برعکس ہے، بالکل اسی طرح جیسے انگریزی سامراج کو "استعمار" سے موسوم کیا جاتا ہے جس کے معنی ہیں "تعمیر و ترقی" حالانکہ سامراج ہمیشہ اپنے زیرِ نگیں پس ماندہ علاقوں کی تعمیر و ترقی کی راہ میں رکاوٹ بنتا ہے اور ان کے تمام حسن و خوبی کو تاخت و تاراج کر دیتا ہے۔

اگر مسیحی لفظ "تبشیر" لوگوں کو مسیح (علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام) کی طرف سے صرف خوشخبری دینے اور انہیں نصرانیت کی طرف دعوت دینے کیلئے استعمال کرتے تو کسی حد تک اس کے خطرات کچھ محدود ہوتے۔ لیکن یہاں تو صورتِ حال یہ ہے کہ جب وہ دیکھتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کو عیسائی نہیں بنا سکتے تو وہ ان کو مذہبِ اسلام سے برگشتہ کرنے اور ان کے عقائد میں شکوک و شبہات ڈالنے کی مذموم کوشش کرتے ہیں۔

مسیحیت مغربی دنیا میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے۔ اپنے گھر میں اس نے جدید مغربی تہذیب کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں۔ اب اُن کا نشانہ صرف اقتصادی طور پر پس ماندہ اقوام ہیں۔ وہ ان کی غربت، جہالت اور پس ماندگی سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ان کے درمیان عیسائیت کی تبلیغ میں سرگرم ہیں یا انہیں مکر و فریب

سے ان کے دین سے برگشتہ کرنے کی تدابیر کر رہے ہیں۔ وہ اپنے اس مذموم عمل کو خوب صورت ناموں سے موسوم کرتے ہیں مثلاً فروغِ تعلیم علاج معالجہ کے لئے فری ڈسپنسریاں، عوامی لائبریری اور دارالمطالعے وغیرہ تاکہ ان سماجی اور رفاہی اداروں کے پردے میں وہ اپنے مطلوبہ مقاصد کو حاصل کر سکیں۔

اگرچہ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض ایشیائی اور افریقی ممالک میں مسیحی مشنریوں کے پھلنے پھولنے میں ان ممالک کے عوام کی غربت و جہالت کا بہت بڑا عمل دخل ہے۔ لیکن خلیج عرب کی دولت مند امارات میں کس چیز کی کمی ہے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی بیش بہا نعمتیں عطا کر رکھی ہیں اور ان کے لئے حصولِ علم کے تمام راستے کھلے ہوئے ہیں۔ اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں بھی مسیحی مشنریاں اپنی تائید و حمایت حاصل کر رہی ہیں۔ اس کا سبب فقط فکری اور ذہنی عیاشی ہے، یا یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ دنیا یہ کہے کہ ہماری امارات میں مذہبی آزادی ہے اور مسلمان کھلے دل و دماغ کے حامل ہیں اور وہ متعصب نہیں۔

ہم اپنی اس تحریر میں "خلیج عرب میں مسیحیت کی تبلیغ" سے متعلق جو مختصر جائزہ پیش کر رہے ہیں۔ اس سے ہمارا مدعا یہ ہے کہ ہم اپنے قارئین کو ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف توجہ دلائیں۔ ان ناپاک مساعی کا سدِّباب کرنا مسلم ممالک کی خلیجی امارات کی، حکومتوں کی اور اسلامی اداروں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ اپنے عوام کے ساتھ ان علاقوں میں رہنے والے دیگر غیر مسلم لوگوں پر بھی نظر رکھنا ان کی ذمہ داری ہے۔ جہاں یہ حکومتیں بلاتخصیص ہر باشندہ کی صحت، تعلیم اور امنِ عامہ کا خیال رکھتی ہیں۔ ان کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ان کے عقائد اور افکار کی حفاظت پر بھی توجہ دیں۔

لاکھوں انسان روزگار، کاروبار وغیرہ کے سلسلے میں خلیجی امارات میں مقیم ہیں اور ہر روز آ جا رہے ہیں۔ ان میں مسلمان بھی ہیں۔ بدھ مت کے پیرو

بھی، ہندو بھی اور مسیحی بھی۔ ضروری ہے کہ وہ جب ان عرب ممالک اور امارات سے واپس لوٹیں تو وہ اسلام کے بارے میں زیادہ معلومات رکھتے ہوں اور پہلے سے زیادہ سختی سے اسلام پر کاربند ہوں، نہ کہ تشکیک اور ارتداد سے متاثر ہوں۔ غیر مسلموں پر اسلام کی حقانیت کے اظہار کی سنجیدہ کوشش کی جائے۔ انہیں پورے اخلاص سے دعوتِ اسلام دی جائے۔

تقریباً ہر عرب حکومت اور امارات میں وزارتِ اوقاف موجود ہے۔ دوسرے دینی ادارے بھی قائم ہیں۔ بلکہ بسا اوقات، ایسی خبریں بھی آتی رہتی ہیں کہ نہ صرف اندرونِ ملک، بلکہ دوسرے ملکوں میں اسلامی مراکز کے قیام کے لئے لاکھوں روپے صرف کر رہے ہیں۔ کیا یہ اس سے بہتر نہ ہوگا کہ یہ حکومتیں اپنے ہاں آنے والے لوگوں پر زیادہ توجہ دیں تاکہ یہ لوگ اپنے اپنے ملکوں کو واپس جائیں تو وہ اسلام کی بہترین زادِ راہ لے کر جائیں۔ یہ ان کا انتہائی قیمتی سرمایہ اور بیش تحفہ ہوگا۔

ہمارے آباؤ اجداد اسلام کی دعوت لے کر اُٹھے اور چاردانگ عالم میں پھیل گئے۔ اس راہ میں انہوں نے اپنی ہر متاعِ عزیز کو قربان کرنے سے دریغ نہ کیا۔ ہمیں کیا ہوگیا ہے کہ ہم اسلام کو لوگوں سے چھپا کر رکھیں؟ خصوصاً اس حال میں کہ آنے والے خود چل کر ہمارے ہاں آئے ہوں اور ہمارے ملکوں میں رہائش پذیر ہوں۔ کیا ہم انہیں اس حال میں چھوڑ دیں گے کہ وہ مسیحی مشنریوں کے لئے تر نوالہ ثابت ہوں، اور ان کے نام نہاد طبی اور تعلیمی اداروں کے ہتھے چڑھ جائیں۔

ہماری یہ روش تبدیل ہونی چاہیئے۔ اللہ کرے ہماری یہ کتاب صحیح سمت کی طرف پہلا قدم ثابت ہو۔

ناشر

خلیجی علاقہ میں مسیحی تبلیغ

از قلم : احمد فون دلفر (مؤلف)

خلیج کے علاقہ میں عیسائیت کا وجود قدیم زمانے سے چلا آرہا ہے۔ ظہورِ اسلام سے قبل اس علاقے میں عیسائیوں کے بیس سے زیادہ عبادت خانوں کا پتہ چلتا ہے۔ خلیج سے پار مشرقی علاقوں میں مسیحی مذہب نسطوری گرجے Nestorian church کے ذریعے پھیلا۔ اس چرچ کو آجکل اشوری چرچ A ssyrian church کہا جاتا ہے۔ جب ساتویں صدی عیسوی میں ظہورِ اسلام ہوا۔ تو اس کے بعد استثناء خلیج کے تمام باشندوں نے اسلام قبول کیا۔

مسلم ممالک کے زوال کے ساتھ استعماری دَور شروع ہُوا تو وہ اپنے ساتھ ہی مغربی کلیسا اور اس کے نمائندے بھی اس علاقے میں لے آیا۔

۱۹۷۰ء کی بات جب امریکہ کے "اصلاحی کلیسا" Reformed church of America کے تبلیغی مشن نے عراق سے اپنی سرگرمیوں کا آغاز کیا اور خلیجی ممالک میں اپنی سرگرمیاں تعلیمی وطبّی خدمات کے پردے میں شروع کر دیں۔ انگلیکن چرچ Anglican church خلیجی علاقے میں برطانوی فوج کے ساتھ وابستہ رہا۔ جبکہ کیتھولک چرچ کی رسائی خلیجی ممالک تک ہندوستان اور مشرقی افریقہ کے ذریعے ہوئی۔

پٹرولیم کمپنیوں میں کام کرنے والے عیسائیوں نے اپنے لیے مقامی طور پر چھوٹے چھوٹے گرجاگھر تعمیر کر لیئے۔ آخری گرجا گھر جو خلیجی ممالک میں تعمیر کئے گئے ہیں وہ ان مزدوروں کی طرف سے بنائے گئے ہیں جو پاکستان اور ہندوستان سے حصولِ روزگار کے لئے ان علاقوں میں آئے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ خلیج کے اصل باشندوں میں عیسائی مذہب ماننے والوں کی تعداد انتہائی قلیل یا بالکل ناقابلِ ذکر ہے یعنی پورے خطہ میں ایک سو پچاس سے پانچ سو اشخاص کے درمیان۔ البتہ روزگار یا حصولِ کاروبار کے لئے آنے والے افراد کی وجہ سے اس وقت کویت، بحرین، قطر، ابوظہبی، دوبئی اور عمان میں مجموعی طور پر تقریباً ساٹھ ہزار مسیحی رہائش پذیر ہیں۔ جب کہ مذکورہ امارات کی مجموعی آبادی دو اشاریہ ایک ملین (اکیس لاکھ) افراد پر مشتمل ہے۔ ان اعداد و شمار سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس خطے میں اب کتنی تعداد میں عیسائی موجود ہیں۔ جبکہ یہ علاقہ مکمل طور پر مسلم آبادی پر مشتمل تھا۔

عیسائی مشنریوں کے منصوبے اور مختلف کلیساؤں کی طرف سے ان علاقوں کے مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی زبردست خواہش کے پورا کرنے میں ان رہائش پذیر عیسائی افراد کیا کردار ادا کر رہے ہیں؟ اور ان کا طریقہ کار کیا ہے؟ اس کی جھلک آئندہ صفحات میں ملاحظہ کیجئے۔

ریڈیو کے ذریعے مسیحیت کی تبلیغ

مسیحیت کی تبلیغ کے لیے جو سب سے مؤثر اور اہم ذریعہ اختیار کیا جا رہا ہے وہ مشنری ریڈیو کی نشریات ہیں۔ اس طرح مسیحی مشنریوں کے سامنے آنے کی ضرورت بھی نہیں رہی۔ مشنری ریڈیو روزانہ مختلف اسٹیشنوں سے خلیج کے لیے پروگرام نشر

کر رہے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ خلیج سے دور دیگر ممالک کے ریڈیو اسٹیشن مثلاً فرانس، اسپین، لبنان اور جزائر سیشل وغیرہ سے عربی میں بائبل کے پروگرام ترتیب دے کر نشر کر رہے ہیں۔

ان ریڈیو اسٹیشنوں کی طرف سے اپنی نشریات کو پُرکشش بنانے، اور سامعین کی توجہ حاصل کرنے کے لیے مختلف طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔ مثلاً بین الاقوامی خبروں کا نشر کرنا جنہیں لوگ بہترین اور مصدقہ خبریں سمجھتے ہیں۔ اسی طرح عرب سامعین کو بار بار دعوت دی جاتی ہے کہ وہ بی بی سی .B.B.C کی نشریات سُنیں، عربوں کے لیے ترتیب دیا ہوا انگریزی زبان کا کورس مفت ارسال کیا جاتا ہے۔ کورس کے اختتام پر سامعین سے دریافت کرتے ہیں کہ وہ کسی ایسی کتاب کا خواہشمند ہے جس میں عربی جملوں کا انگریزی ترجمہ کیا گیا ہو؟ اگر وہ اثبات میں جواب دے تو اسے عربی میں ترجمہ شدہ انجیل ارسال کر دی جاتی ہے۔

"خیمہ ساز" عیسائی مبلغین

خلیجی عوام میں عیسائیت پھیلانے کے مندرجہ بالا طریقہ کے علاوہ دوسرا طریقہ "خیمہ ساز" عیسائی مبلغین کا ہے۔ یہ لوگ جو بنیادی طور پر تربیت یافتہ مشنری ہوتے ہیں لیکن مختلف شعبوں کے ہُنرمند افراد کے رُوپ میں خلیجی ممالک میں آتے ہیں۔ اس حقیقت کا پتہ برطانوی چرچ کونسل کی طرف سے شائع شدہ ایک کتاب سے ہوتا ہے جس میں تاکید کی گئی ہے کہ خلیجی ممالک میں روزگار کے سلسلے میں جائیں تو وہاں اپنی عیسائی تبلیغی سرگرمیاں سرِعام ہرگز نہ کریں کہ مسلم ممالک اور امارات کی اکثریت اپنی سرزمین پر عیسائیت کی تبلیغ کی اجازت نہیں دے گی۔ نیز یہ کہ ان ممالک میں عیسائیت پھیلانے کے لئے انفرادی مساعی اور ذاتی تعلقات

پر ہی اکتفا کیا جائے ۔ اس مقصد کے لئے یہی بہترین طریقہ ہو سکتا ہے ۔
(BCC leaflet, Bridging the Gulf, London 1979.)

"مطبوعہ مسیحی لٹریچر"

خاموش مبلغین کے ساتھ ساتھ مطبوعات کی تقسیم کا کام بھی جاری رہتا ہے۔
اس مقصد کے لئے خلیج میں کئی ایک ایسے کتب خانے موجود ہیں۔ ان مشنری کتب کی خرید و فروخت میں ممد و معاون ہیں ۔ مثلاً بحرین کا "مکتبۃ العائلہ" جس کی سالانہ فروخت پانچ لاکھ ڈالر تک ہے ۔ اسی طرح بحرین اور متحدہ عرب امارات میں ایسے ہسپتال اور سکول بھی جو بظاہر عیسائیوں کی خدمت کے لئے بنائے گئے ہیں لیکن یہ ادارے اپنی پیشہ وارانہ خدمت کے ساتھ عیسائیت کی تبلیغ کے لئے سرگرم عمل ہیں اور مسیحی مطبوعات تقسیم کرتے رہتے ہیں۔

سالانہ بجٹ

اگرچہ ہمارے پاس پوری معلومات تو نہیں، جن سے اندازہ ہو سکے کہ ان علاقوں میں سرگرم عمل مختلف مسیحی مشنریاں اپنے منصوبوں پر مجموعی اعتبار سے کتنی رقم صرف کر رہی ہیں ۔ لیکن یہ کھلا راز ہے کہ اس وقت خلیج میں سات بڑے عیسائی مشن سرگرم عمل ہیں ۔ انہیں اپنے منصوبوں کی تکمیل کے لئے جو رقم دی جاتی ہے ۔ وہ سالانہ تیرہ ملین ڈالر (یعنی ایک کروڑ تیس لاکھ ڈالر) تک پہنچی ہوئی ہے ۔ یہ مشنریاں خلیج میں مزید کس قدر رقوم صرف کر رہی ہیں ۔ اس کے بارے میں ہمیں یا کسی کو کچھ علم نہیں ۔

مستقبل کی بات

ایسے شواہد موجود ہیں جو ظاہر کرتے ہیں کہ مستقبل میں مشرق وسطے کے ممالک خصوصاً خلیجی امارات، عیسائی مشنری سرگرمیوں کا مرکز ہوں گے۔

۱۹۷۸ء میں منعقد ہونے والی کولوراڈو سپرنگو کانفرنس Colorado Springs conference. میں ایک سو پچاس سے زیادہ نمائندے شریک ہوئے اس کانفرنس کا موضوعِ بحث یہ تھا کہ مسلمانوں کے درمیان مسیحیت کی تبلیغ کا جائزہ لیا جائے اور وہ رہنما اصول اور منصوبے تیار کئے جائیں جن کے ذریعے اسلامی ممالک میں عیسائیت کی تبلیغ کی جا سکے۔

۱۹۸۰ء میں پتایا کے اجتماع میں بھی ایک اجلاس بند کمرے میں کیا گیا یہاں بھی اس امر پر غور و خوض کیا گیا کہ مسلمانوں کے درمیان عیسائیت کی تبلیغ کس طرح کی جا سکتی ہے؟

اس وقت متعدد ایسے ادارے قائم ہیں جن کے ہاں اس مقصد کے حصول کے لئے تربیتی پروگرام جاری ہیں۔ ان میں سے ہی ایک ادارہ بلفرڈ بائبل کالج مشی گن (امریکہ) ہے۔

The Refomed Bible College, Michigan U.S.A.

اس کالج میں مشرقِ وسطے کے لئے تربیتی کورس جاری ہیں جن کے ذریعے عالمِ اسلامی میں عیسائیت کی خدمت کے لئے علمی اور عملی تربیت دی جاتی ہے۔

اس ضمن میں یہ دو پہلو خاص طور پر قابلِ غور ہیں:

۱۔ مسیحی مبلغین کے لئے عالمِ اسلام میں عموماً اور تیل پیدا کرنے والے ممالک میں مبلغین کے لئے خصوصاً بے شمار مواقع موجود ہیں۔

۲- ان "خیمہ ساز" مبلّغین کا طریقہ کار تنخواہ دار مسیحی مبلغوں سے یکسر مختلف ہے۔
انہوں نے عالمِ اسلامی کے خصوصی حالات خاص طور پر خلیج کے مخصوص حالات
کے پیشِ نظر فیصلہ کر لیا ہے کہ مسیحی مشنری مسلمانوں کے اندر شامل ہوں ان کے
علاقوں میں، اُن کے شہروں میں، مدارس اور ہسپتالوں میں، ٹریننگ کورسوں
اور ان کے دیگر امور میں شریک ہوں حتیٰ کہ مسلمانوں کے گھروں میں
موجود ہوں۔

اُنہیں یقین ہے کہ اگر اس طرح معقول و مناسب طریقے سے بلامقابلہ
عیسائیت کی تبلیغ جاری رہی تو یہ لائحہ عمل عیسائیت کی تبلیغ کے لئے فضا کو سازگار
بنا دے گا، درمیان سے شکوک و شبہات رفع ہو جائیں گے۔ اور ایک نئی آزاد
فضا عمل میں آ جائے گی۔ البتہ ہو سکتا ہے اس کا ثمر دوسری نسل کو یا اس کے
بھی بعد میں مل سکے۔

جب ہم اس مسیحی منصوبے کو اور اس کے نتائج کو بنظرِ غائر دیکھتے ہیں تو
آسانی سے اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اس منصوبے نے اپنا پھل دینا شروع کر دیا
ہے۔ اور یہ پھل وہ شہرت اور ہمدردی ہے جو بعض خلیجی ممالک کے حکمرانوں کے
قلوب و اذہان میں عیسائی معاشرے کے بارے میں پیدا ہو گئی ہے۔
اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تعلیم اور طب کے میدانوں میں کام کرنے والے ان
خاموش عیسائی مبلّغین کی کاوشیں رائیگاں نہیں گئیں۔

(Honer, N..A. in The Gospel and Islam)

مسیحیت کے لئے فضا کو سازگار بنانے کے ضمن میں عیسائیوں کا ایک دوسرا طریقہ بھی
ہمارے سامنے آ رہا ہے جس پر وہ وسیع پیمانے پر عمل پیرا ہیں۔
ہم دیکھتے ہیں کہ بے شمار خیمہ ساز مسیحی مبلّغین کی خدمات اور ان کا تعاون حاصل

جا رہا ہے ۔تاکہ اس راہ سے آہستہ آہستہ ان علاقوں میں بھی عیسائیت کی تبلیغ کے لئے دروازے کھل جائیں ۔ جہاں ماضی میں مسیحی تبلیغی سرگرمیوں کے لئے کوئی جگہ نہیں تھی ۔

"خیمہ ساز" عیسائی مبلّغین کا لائحہ عمل

اس سے قبل کہ ہم تفصیلاً ماضی کے آئینہ میں اور عصری لحاظ سے خلیجی ممالک میں مسیحیت کی تبلیغ کے طور طریقوں پر غور کریں ۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس طریقے کی نشاندہی کر دیں جو عیسائی مبلّغین کی طرف سے ان علاقوں میں روز بروز بڑھتا جا رہا ہے ۔ جہاں عیسائیت کی تبلیغ پر پابندی ہے جیسا کہ خلیجی ممالک میں ہے ۔

گذشتہ صدی کے اواخر کی بات ہے جب کچھ عیسائی مشنریوں نے اپنے نمائندے اس علاقے میں بھیجنے شروع کئے تاکہ وہ چوری چھپے مسیحیت کی تبلیغ کے ادارے قائم کریں ۔ ان لوگوں نے فلاحی خدمات کے پردے میں ہسپتال اور مدارس قائم کئے ۔

لیکن آج عیسائی مبلّغین دوسرے روپ میں ہیں ۔اب وہ روزگار اور کاروبار کا لبادہ اوڑھ کر آتے ہیں اس طرح آپ ہرگز ان کی پہچان نہیں کر سکتے ، کیونکہ تبلیغ کا کوئی اظہار نہیں کرتے بلکہ کہتے ہیں کہ ہم تو بطور ٹیچر ، ڈاکٹر یا انجنیئر وغیرہ اس علاقے میں پیشہ ورانہ خدمات کے لئے آئے ہیں اور یہ سب کے سب پیشے سماجی خدمات اور فنون سے متعلق ہیں ۔ ان سب میں کوئی بھی ایسا پیشہ نہیں کہ جو ظاہری طور پر عیسائیت کی تبلیغ سے تعلق رکھتا ہو ۔

ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ان عیسائی مبلغوں کو جو مستقلاً اس کام میں لگے ہوئے ہیں اپنی ذات پر کامل اعتماد ہے ۔ دوسری طرف ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ آج کل

"خیمہ ساز" Tent Makers کی جو اصطلاح استعمال کی جا رہی ہے دوسرے لوگوں کو اس کا علم بہت کم ہے۔

یہ اصطلاح مسیح علیہ السلام کے حواری پولیس سے منسوب کی جاتی ہے، جو پہلی صدی عیسوی میں اپنے تبلیغی سفروں کے دوران اخراجات کو پورا کرنے کیلئے خیمے بنانے کا کام کرتا تھا۔

دورِ حاضر کے عیسائی مبلغ "خیمے بنانے کا یہ کام صرف اس لئے کرتے کہ ان مبلغوں کو روپے پیسے کی دشواری پیش نہ آئے بلکہ یہ طریقہ تو اس لئے استعمال کیا جا رہا ہے کہ وہ ان علاقوں تک بھی رسائی حاصل کر سکیں۔ جہاں عام حالات میں عیسائی مبلغین کا پہنچنا ناممکن ہے۔ اسلام کے سوا کسی اور مذہب کی تبلیغ پر پابندی ہے۔

مشنریوں کے تعاون سے ان مبلغین کے پاس مال و دولت کی کوئی کمی نہیں جو اپنا پورا وقت عیسائیت کی تبلیغ کے لئے وقف کئے ہوئے ہیں۔ ان کا نشانہ عالم اسلام ہے جہاں عیسائیوں کو کھلی آزادی ہے۔

"کہا جاتا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں اس وقت کام کرنے والے پروٹسٹنٹ مبلغین کی تعداد تیرہ سو ہے۔ اس کے علاوہ خلیج کے علاقے میں بے شمار ایسے مسیحی موجود ہیں جو کہ سماجی خدمات اور فنون کا لبادہ اوڑھے مشنری خدمات میں سرگرم عمل ہیں اور اس خطہ کے مسلمانوں کو خوش اسلوبی سے عیسائیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ بطور ایک پیشہ ور حکومتی اور نجی اداروں سے بھاری بھرکم تنخواہیں بھی وصول کر رہے ہیں۔"

(Johstone Johnstone Jofnstone, P.J. Operation world, Bromly 1978 See FOCUS,9/1980)

بلاشبہ مسلمانوں کے درمیان عیسائیت کی تبلیغ کے لئے یہ پیشہ ورانہ صلاحیتوں کے

حامل عیسائی مبلغ پانچویں بحری بیڑے کی حیثیت رکھتے ہیں بخصوصًا ان ممالک میں کہ جہاں کھلے عام عیسائیت کی تبلیغ پر پابندی ہے۔

عیسائی مشنریاں اس پر بس نہیں کرتیں کہ ان کی صفوں میں ڈاکٹر، انجنیئر، وکلاء، نرسیں، لیڈی سیکرٹریز، اساتذہ ایڈمنسٹریٹرز، سیاسی افراد، بنکوں کے چھوٹے بڑے آفیسر، طلبہ، زرعی ماہر اور فوج کے آفیسر شامل ہوں۔ بلکہ وہ تو ہر اس شخص کی پوری پوری مدد کرتی ہیں، جو بھی ان مشنریوں سے تعاون کرنا چاہے یہ مشنریاں کوشش کرکے ان لوگوں کو ان کے مناسب حال منصب پر فائز کرا دیتی ہیں۔ پھر جب خلیج یا اس جیسے کسی علاقہ میں پیشہ ورانہ خدمات کے لئے آسامیاں نکلتی ہیں تو یہ ان کو وہاں فائز کرا دیتی ہیں۔

اس طریقے سے ان ممالک میں روز بروز عیسائی مبلّغین کی تعداد میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ جو لوگ وہاں "خیمے بنانے والے" کے تحت کام کرتے ہیں اور اپنے آپ کو صرف پیشہ ورانہ مہارت کے حامل افراد ظاہر کرتے ہیں۔ اور ان میں اکثر لوگ وہاں کی حکومتوں سے بھاری بھر کم تنخواہیں بھی وصول کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ خود اسلامی حکومتیں عیسائی مبلّغین کو ملازم رکھتی ہیں اور ان کی تنخواہیں اپنے خزانے سے ادا کرتی ہیں۔

جب ایران سے متعلق ان "خیمے بنانے والوں" کے منصوبے کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے تو یہ لوگ کہتے ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ "خیمہ ساز" ایسی جگہ بھی رسائی حاصل کرسکتا ہے جہاں عام عیسائی مبلّغین نہیں پہنچ سکتے۔ مثلاً ایک "خیمہ ساز" نوجوان جو پائپ لائن بچھانے کا کام کرتا تھا وہ اپنے پیشہ ورانہ کام کی وجہ سے دُور دراز علاقوں میں بھی پہنچ گیا جہاں روس اور ایران کی سرحدیں ملتی ہیں اور یہاں ایرانیوں اور روسیوں سے اس کی میل ملاقات ہوگئی۔

مزید برآں ایک "خیمہ ساز" کے لئے ممکن ہوتا ہے کہ وہ اپنے علاوہ دوسرے اپنے ہم مذہب عیسائیوں کے لئے بھی ملازمت کے مواقع تلاش کر سکے یا وہ ایسی جگہ ہموار کر سکے جہاں عیسائیت کے بیج کی آبیاری کی جا سکتی ہو۔

اسی طرح اس کے لئے ممکن ہوتا ہے کہ وہ یہاں بذریعہ ڈاک انجیل بھیجے جانے والے افراد سے میل ملاقات رکھ سکے اور وہ اپنے غیر ملکی عیسائی افراد کو عبادت کے لئے جمع کر سکے۔ یہی نہیں اس کے وجود سے اور بھی کئی ایک فائدے ہیں۔

بحوالہ Sayre. M.E.Research for Mission strategyin Iran BMMFF, 1976.

ہو سکتا ہے انقلابِ ایران کے بعد ایران کے بارے میں "خیمہ ساز" مبلّغوں کا نقطۂ نظر تبدیل ہو گیا لیکن عالمِ اسلام میں عیسائیت کی تبلیغ کے لئے خصوصاً خلیجی ممالک میں اس مقصد کے لئے مشنریوں میں "خیمہ ساز" مبلّغین کی خدمات حاصل کرنے کا رجحان روز بروز تقویت پکڑ رہا ہے۔

مئی ۱۹۸۰ء میں کیلیفورنیا (امریکہ) میں منعقد ہونے والی چھیٹی سالانہ مشنری کانفرنس میں "خیمہ ساز" مبلّغین کے موضوع کو سب سے زیادہ اہمیت دی گئی۔

ویَن شاباز Wayni shabay نے حاضرین کے سامنے شرح و بسط سے بیان کیا کہ مسیحیت کی تبلیغ کے لئے عالمِ اسلام کے دروازے چوپٹ کھلے ہیں۔ ان دروازوں کو ایسے مہذب امریکی عیسائیوں کی ضرورت ہے جو کاروبار یا حصولِ روزگار کے سلسلے میں باہر نکلے ہوں۔ مثال کے طور پر اس وقت تقریباً پچاس ہزار امریکی سعودی عرب میں مختلف فنّی اور پیشہ ورانہ کام کر رہے ہیں جبکہ یہ علاقہ سرکاری طور پر عیسائیت کی تبلیغ کے لئے ممنوعہ علاقہ ہے۔

لہٰذا عیسائیوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ یہاں کے عوام سے رابطہ رکھیں

تاکہ وہ مسیحیت کا مشاہدہ ان کے سماجی امور میں کرسکیں۔ یہاں ان کے لئے لامحدود مواقع موجود ہیں۔ کیونکہ یہ ممالک اپنی تعمیر و ترقی کے لئے مغربی ملکوں کی پیشہ ورانہ فنی مہارت کے محتاج ہیں۔

مسیحی مشنوں کی تنظیم

ہمارے لئے یہ تو ممکن نہیں ہے کہ ہم حتمی طور پر ان عیسائی مشنریوں کی نشاندہی کرسکیں اور ان کی تعداد بتلا سکیں جو خلیج کے علاقے میں سرگرم عمل ہیں کیونکہ ہمارے پاس ضروری دستاویزات نہیں جن سے معلوم ہو سکے کہ انفرادی مبلغین کے علاوہ کتنی تعداد میں عیسائی مشنریاں کام کر رہی ہیں۔ ان کا اعلان ہے کہ ان پر لازم ہے کہ وہ کسی کو ایسی معلومات دینے سے گریز کریں جن سے مشرقِ وسطیٰ میں عیسائیت کی تبلیغ میں سرگرم عمل افراد کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔

تاہم ۱۹۸۰ء میں برطانیہ سے مسیحیت کے موضوع پر ایک کتاب شائع ہوئی ہے اس میں بیان کیا گیا ہے کہ خلیجی ممالک میں تین مسیحی مشنریاں سرگرم ہیں:

۱- چرچ مشنری سوسائٹی (Church Missionary Society)

۲- انٹر کانٹی نینٹل چرچ سوسائٹی (Intercontinental Church Society)

۳- بائبل اینڈ میڈیکل مشنری فیلوشپ Bible and Medical Missionary Fellowship

اس کتاب میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس وقت خلیج میں مسیحی مبلغین کی تعداد بارہ [۱۲] تھی۔

جہاں تک امریکہ کے پروٹسٹنٹ مشنریز کا تعلق ہے ان میں سے مندرجہ ذیل پانچ مشنریاں قابلِ ذکر ہیں جو خلیج میں کام کر رہی ہیں:

۱- ایم اے پی انٹرنیشنل MAP International

۲- ریفارمڈ چرچ ان امریکہ Reformed Church in America

۳- بائبل پروٹسٹنٹ چرچ Bible Presbyterien Church

۴- امریکی پروٹسٹنٹ چرچ Presbyteri-n Church in America

۵- دی ایونجیلیکل الائنس مشن The Evangelical Alliance Mission

٦- عالمی عیسائی حملہ Worldwide Evangelisation Chusade

ان مشنریز کے تحت خلیج میں کام کرنے والے عیسائی مبلغین کی تعداد بیالیس ہے۔

رومن کیتھولک چرچ بھی اس علاقے میں سرگرم عمل ہے اور مندرجہ بالا مشنریز کے علاوہ بھی کئی مشنری تنظیمیں اس علاقے میں کام کر رہی ہیں (اگرچہ سرکاری طور پر ان کا ذکر نہیں تھا)

ان میں سے مندرجہ ذیل تنظیمیں خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں:

۱- آپریشن موبیلائزیشن

۲- انجمن درستی عقیدہ مع المسلمین۔

۳- ٹرانس ولڈ ریڈیو۔

۴- فارایسٹ براڈکاسٹنگ ایسوسی ایشن۔

۵- لوزان کمیٹی برائے بین الاقوامی عیسائیت

٦- مرکز نوجواناں۔

یہ تمام ادارے اور تنظیمیں، اپنے اپنے انداز میں اسلامی ممالک کے اندر عیسائیت کی تبلیغ کے لئے کوشاں ہیں۔ ہم صرف چند اہم مشنریوں کے بارے میں معلومات دے رہے ہیں جن کا نام اور کام معروف و معلوم ہے۔ ہمیں اعتراف ہے یہ معلومات نامکمل اور ناکافی ہیں۔ لیکن اس سے کم از کم یہ تو اندازہ ہو سکتا ہے کہ مشنریز کس کس انداز سے اور کن کن طریقوں سے مسلمانوں کو مسیحیت کی طرف مائل کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔

Mission Handbook MAP(Monaoria 1979)

۱۔ چرچ مشنری سوسائٹی

اس مشنری کی بنیاد ۱۷۹۹ء میں رکھی گئی تھی۔ انگلیکن مشنریز میں یہ قدیم ترین تنظیم ہے۔ یہ مشنری ابتدائے کار سے مسلمانوں کے درمیان عیسائیت کی تبلیغ پر بہت زیادہ توجہ دے رہی ہے۔

برطانوی استعمار اور توسیع پسندی کا جذبہ اس مشنری سوسائٹی کا محرک اوّل تھا۔ جس کی وجہ سے ایسے بے شمار علاقے برطانیہ کے زیرنگیں آ گئے تھے۔ جہاں مسلمانوں کی معتدبہ تعداد تھی مثلاً جزیرہ نمائے ہند وغیرہ۔

اس مشن کا صدر دفتر لندن میں واقع ہے۔ اس کے مبلغ الاکین کی تعداد ۳۶۹ ہے۔ جس کی اکثریت مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق ممالک میں کام کر رہی ہے۔

گھانا	۷۲	تنزانیہ	۲۱
ہندوستان	۴۰	سوڈان	۱۷
نائیجیریا	۳۷	یوگنڈا	۱۶
پاکستان	۲۹		

مزید برآں مشن کے اپنے اعلان کے مطابق اس کے تین رکن بحرین میں اور ایک عمان میں ایک مسیحیت کی تبلیغ میں مشغول ہے اور غالباً تین ابوظہبی میں ہیں۔ اس مشنری سوسائٹی کے پروگرام میں تعلیمی اور طبی خدمات کی فراہمی شامل ہے۔ ۱۹۷۹ء میں اس چرچ مشنری سوسائٹی کا سالانہ بجٹ اکیس لاکھ پونڈ اسٹرلنگ (۲۱۰۰,۱۰۸ روپیہ) سے بھی متجاوز تھا۔

۲۔ انجمن دوستی عقیدہ مع المسلمین

یہ بھی ایک قدیم اور اہم مسیحی مشن ہے۔ اس کے صدر دفتر برطانیہ اور کینیڈا

میں ہیں۔ ذیلی دفاتر فرانس، ہالینڈ اور جنوبی افریقہ میں موجود ہیں۔

اس سوسائٹی کی بنیاد ۱۹۱۵ء میں رکھی گئی تھی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ ان مشنریوں کے لئے راہ ہموار کی جائے۔ جو مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لئے کام کر رہی ہیں۔ آج اس کے ۷۰۴ مستقل ارکان ہیں۔

یہ سوسائٹی براہ راست خود تبلیغی مشن نہیں بھیجتی، بلکہ دوسرے مشنوں کی ہر طرح سے مدد کرتی ہے مثلاً:

(الف) ان مشنوں کے لئے کانفرنسوں کا انعقاد،

(ب) مسلمانوں کے درمیان عیسائیت کی تبلیغ کرنے والے عیسائیوں کی طرف سے اسلام کے بارے میں لکھی ہوئی کتب کی اشاعت۔

(ج) عیسائیت کے بارے میں ایسی کتب کی اشاعت و تقسیم جو خصوصاً ان مسلمانوں کیلئے لکھی گئی ہوں جن کو عیسائیت کی تبلیغ کی جا رہی ہو وغیرہ۔

برطانیہ میں موجود اس انجمن کی آمدنی کے بارے میں تو کبھی اعلان نہیں کیا گیا، لیکن کینیڈا میں واقع اس انجمن کے صدر دفتر کی سالانہ آمدنی سترہ ہزار نو سو (۱۷,۹۰۰) امریکی ڈالر ہے۔

۳۔ مشرق وسطیٰ میں عیسائیت کی توسیع

Middle East Christian Outreach

بظاہر یہ ایک چھوٹی سی مسیحی مشنری ہے جو ۱۹۷۶ء میں قائم کی گئی۔ اس میں متعدد مشنریوں کو ضم کر دیا گیا ہے۔ اس کے دفاتر برطانیہ، کینیڈا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور جنوبی افریقہ میں واقع ہیں۔

۱۹۸۰ء میں اس کی برطانوی برانچ کے پاس ۲۲ مسیحی مبلغ تھے اور اس کا بجٹ بچاسی ہزار پونڈ اسٹرلنگ تھا۔ اس مشنری کا سر فہرست کام عربی اور دیگر زبانوں

بین مسلمانوں کے لئے مسیحیت کتب کی اشاعت اور تقسیم شامل ہے۔

حال ہی میں اس کی بیروت شاخ کو قبرص کے ساتھ مدغم کر دیا گیا ہے اور یہاں سے خلیج اور مشرق وسطیٰ میں لٹریچر ارسال کیا جا رہا ہے۔

قبرص میں اس ادارے کا ایک اہم منصوبہ بچوں کے لئے ایک کتاب کی طباعت ہے جس کا نام "قصص التوراۃ برائے بچگان (باتصویر)" ہے۔ یہ کتاب عالم اسلامی میں بولی جانے والی تین اہم زبانوں میں شائع کی جائے گی یعنی عربی، فارسی اور اردو۔

متحدہ عرب امارات میں موجود

سے اس تنظیم کا گہرا ربط و تعاون موجود ہے۔ اب یہ منصوبہ بھی زیر تجویز ہے کہ متحدہ عرب امارات میں اس تنظیم کے زیر اہتمام ایک شاخ قائم کی جائے جہاں پیشہ ورانہ صلاحیتوں کے حامل افراد کی اس طرح تربیت کی جائے کہ وہ خلیج کے علاقے میں "خیمہ ساز" عیسائی مبلغین کا کردار ادا کر سکیں۔

Reformed Church in America

۴۔ امریکی اصلاح یافتہ کلب

یہ پروٹسٹنٹ مشن ہے جس کی بنیاد ۱۸۵۷ء میں رکھی گئی تھی۔ اپنی تاسیس کے ابتدائی دنوں سے ہی یہ مشن عیسائیت کی تبلیغ میں مشغول ہے۔

اب اس مشن کی تمام تر توجہ خلیج کے علاقے پر مرکوز ہے۔ ۱۸۸۹ء سے لے کر اب تک یہ مشن بحرین، کویت اور عمان آنے والے عیسائی مبلغوں کی پشت پناہی کرتا رہا ہے۔ اس کے مبلغ اراکین کی تعداد اب ۹۷ ہے اور سالانہ میزانیہ ۲۶۳،۵۳۳،۴ ڈالر ہے۔ بیرونی ممالک میں اس کے اخراجات سالانہ سترہ لاکھ ڈالر سے بھی متجاوز ہیں۔

ان دنوں اس کے چھ۶ مبلغ بحرین میں، تین۳ کویت میں اور بارہ۱۲ عمان میں

موجود ہیں ۔

اس مشن کے مقاصد میں مقامی کلیساؤں کا خیال رکھنا اور تعلیمی، طبی اور زراعتی خدمات سرانجام دینا شامل ہے ۔

Operation Mobilisation

۵ - آپریشن موبیلائزیشن

اس تنظیم کی بنیاد ۱۹۵۸ء میں رکھی گئی ہے ۔ اس مشن کے مقاصد میں نوجوان رضاکار عیسائی مبلغوں کی قلیل المدت تربیت شامل ہے ۔ اس تنظیم کے دفاتر برطانیہ، امریکہ، بلجیم اور کینیڈا میں موجود ہیں ۱۹۷۹ء میں اس تنظیم کے مرکزی دفتر کا سالانہ بجٹ تین لاکھ ڈالر تھا ۔

برطانوی شاخ کا سالانہ بجٹ ایک لاکھ چالیس ہزار پاؤنڈ اسٹرلنگ کے قریب تھا اور اس کا کام "لاگوس اور ڈرلوس" دو بحری کشتیوں تک محدود ہے ۔ جن کا کام رضاکارانہ تربیت کے خواہشمند افراد کو ان کی منزل مقصود تک پہنچانا ہے ۔ یہ دونوں کشتیاں سمندر سمندر گھومتی رہتی ہیں ۔

"ڈرلوس" کشتی میں پچیس مبلغ سوار ہوتے ہیں جو مسلسل تبلیغ مسیحیت میں مصروف کار رہتے ہیں ۔ ان کا دائرہ کار جنوبی امریکہ ہے ۔ دوسری کشتی "لاگوس" میں سولہ مسیحی مشنری سوار رہتے ہیں ۔ یہ کشتی ایشیائی سمندروں میں گھومتی رہتی ہے ۔ اور اپنے سفر کے دوران خلیجی بندرگاہوں پر لنگرانداز ہوتی ہے ۔ اس کشتی پر مختلف زبانوں میں شائع شدہ لٹریچر کثیر تعداد میں ہوتا ہے ۔ یہ کشتی جب کسی بندرگاہ پر لنگرانداز ہوتی ہے تو کتابوں کی نمائش کا اعلان کر دیتی ہے ۔ اس طرح عوام شوق سے اس کشتی کو دیکھنے آجاتے ہیں ۔

The Evangelical Alliance Mission

۶۔ متحدہ انجیل مشن

اس مشن کی تاسیس ۱۸۹۰ء کے اوائل میں ہوئی۔ اور ابتداء
ہں اس کا نام متحدہ اسکینڈے نیوین مشن تھا۔ جو ۱۹۴۹ء میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔
یہ مشن تعلیم، طب اور ریڈیو کے توسط سے مسیحی تبلیغی خدمات انجام دے
رہا ہے۔ یہ مشن کلیساؤں کی سرگرمیوں کو بھی منظم کرتا ہے۔
اس کا صدر دفتر امریکہ میں ہے۔ ذیلی دفاتر متعدد ممالک میں موجود ہیں۔
اس مشن کا سالانہ میزانیہ تقریباً نو ملین امریکی ڈالر ہے۔ خلیج میں اس کی
سرگرمیوں کا نگران دفتر ابوظہبی میں واقع ہے۔ ذیلی دفاتر متعدد ممالک میں موجود ہیں۔
اس مشن کا سالانہ میزانیہ تقریباً نو ملین امریکی ڈالر ہے، خلیج میں اس کی
سرگرمیوں کا مرکز ابوظہبی میں واقع ہے۔ اور سرگرمیوں کا مرکز ابوظہبی میں اس کا
وہ ہسپتال ہے جو یہ مشن چلا رہا ہے۔ اس وقت اس مشن کے پندرہ عیسائی
مبلغ متحدہ عرب امارات میں مصروفِ عمل ہیں۔

Worldwide Evangdisation Crusade

۷۔ بین الاقوامی عیسائی حملہ

یہ مشن ۱۹۱۳ء میں قائم کیا گیا اور اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تمام مسیحی
فرقے شامل ہیں۔ اس کے مقاصد میں عیسائیت کی تبلیغ اور کلیساؤں کی تعمیر شامل ہے۔
اس کے علاوہ یہ ادارہ تعلیم، طب، ادبی اور ترجمے کے کام بھی سرانجام دیتا ہے اس کا
صدر دفتر امریکہ میں ہے، برطانیہ اور کینیڈا میں بھی اس کی شاخیں قائم ہیں۔ امریکہ کے دفتر کا
سالانہ بجٹ سات لاکھ امریکی ڈالر ہے۔ جبکہ برطانوی شاخ کا سالانہ میزانیہ ۱۹۸۰ء میں
۴۸۸۳۹۶ پونڈ اسٹرلنگ تھا۔ اس ادارے کے تحت متحدہ عرب امارات میں ایک
ڈسپنسری چلائی جا رہی ہے جہاں اس کے پانچ عیسائی مبلغ کام کر رہے ہیں۔

خلیج میں عیسائی مشنری کی تاریخ

اور

اور اس کی موجودہ صورتِ حال

بحرین

(الف) بحرین میں مسیحی مشن

مسیحیوں کا خیال ہے کہ بحرین میں مسیحی تبلیغ کے لئے میدان کھلا ہے اور یہی وہ جگہ ہے جہاں سے گزشتہ صدی کے اواخر میں وسیع پیمانے پر عیسائیت کی تبلیغ شروع کی گئی جب ایک عیسائی مبلغ زویمر نے یہاں سے اپنی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔

مسیحی مبلغ "زویمر" ۱۸۹۰ء میں بحرین آیا، ۱۸۹۴ء سے امریکہ کے "اصلاح یافتہ چرچ" Reformed Church in America نے مکمل طور پر اس کی سرپرستی شروع کردی۔

(ب) مشن ہسپتال

"زویمر" نے جس عیسائی تبلیغی مشن کی ابتدا کی تھی اس کا نمایاں اظہار خلیج میں طبی خدمات کی صورت میں ہوا۔ اور اس کے پے در پے بحرین، کویت ہسقط اور عمان میں ڈسپنسریاں قائم کی گئیں۔ اس طرح مشن کو مسلمانوں سے وسیع پیمانے پر رابطے کا موقع مل گیا۔ ۱۹۴۴ء میں اس مشن کا ہدف تھا کہ وہ دس افراد کو عیسائی بنائے گا۔ رب ذوالجلال کا احسان ہے کہ آج تک یہ ادارہ عیسائیوں کی تعداد میں کوئی خاص اضافہ نہیں کرسکا۔

امریکی مسیحی ابھی تک بحرین میں واقع اس مشن کے اس ہسپتال کو اپنی سرگرمیوں کے ہیڈ کوارٹر کے طور پر استعمال کر رہے ہیں جس کی بنیاد ۱۹۰۲ء میں رکھی گئی تھی اور جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے وہ اپنے پرانے طریقے کے مطابق دعوے یہ کرتے ہیں کہ یہ ایک طبی مشن ہے۔ ۱۹۶۸ء میں ہسپتال بحرین کے محکمہ صحت کی نگرانی میں آ گیا۔ لیکن ابھی تک اس کو عیسائی ہی چلا رہے ہیں اور اس علاقے میں عیسائیت کے مرکز کے طور پر استعمال ہو رہا ہے۔

مشن سکولز اور یتیم خانے | اہمیت کے اعتبار سے ہسپتال کے بعد مشن سکولز کا نمبر آتا ہے۔ بحرین میں دو سکول قائم کئے گئے ایک لڑکوں کے لئے اور ایک لڑکیوں کے لئے۔ مشن نے دو یتیم خانے بھی قائم کئے جنہیں بعد میں حکومت نے اپنی تحویل میں لے لیا۔ اسی طرح یہ دونوں سکول بھی خلیج کے دیگر مدارس میں ضم کر دیئے گئے۔

یہاں طلبہ کی تعداد تقریباً پانچ صد تھی۔ ان دونوں مدارس کو کئی ایک مشکلات پیش آ رہی تھیں کیونکہ طلبہ کی اکثریت اسلامی معاشرے میں ان کے مسیحی انداز تعلیم سے خوش نہیں تھی۔ ہمارے پاس اس موضوع سے متعلق زیادہ تفصیلات موجود نہیں ہیں۔

آج کل بحرین میں بلاواسطہ عیسائیت کی یلغار بہت حد تک ٹوٹ گئی ہے۔ ابتداء میں مسیحی مبلغ مختلف تنظیمی دورے کرتے رہتے تھے لیکن اب حکومت کے موقف کے پیش نظر یہ دورے ممکن نہیں رہے۔ اس لئے اب عیسائی مبلغین کی توجہ بحرین میں رہائش پذیر غیر ملکی افراد تک محدود ہو گئی ہے۔ یہی حال اب رومن کیتھولک چرچ کے مبلغین کا ہے۔

(ج) مسیحی لٹریچر

دورِ حاضر میں مسیحی لٹریچر مطبوعات اور ریڈیو اسٹیشنوں نے زیادہ اہمیت اختیار کرلی ہے۔ بحرین میں ایک مسیحی کتب خانہ ہے جس کا نام "مکتبہ العائلہ" ہے۔ یہاں انجیل اور دیگر عیسائی مطبوعات جملہ زبانوں میں دستیاب ہیں۔ ان کی سالانہ فروخت تقریباً پانچ لاکھ امریکی ڈالر ہے۔ اس مکتبہ کی طرف سے فروخت شدہ کتب کی اتنی بڑی تعداد میں سے معلوم نہیں کس قدر کتابیں مسلمان خریدتے ہوں گے۔

(د) مسیحی ریڈیو اسٹیشن

جہاں تک مسیحی ریڈیو کا تعلق ہے یہ جزائر سسلی اور لائبیریا سے خلیج کے علاقے کے لئے اپنے پروگرام نشر کرتے ہیں۔ ان کے پروگرام عربی اور دیگر زبانوں میں ہوتے ہیں۔ ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ جدید دور میں ریڈیو بحرین اور خلیج کے دیگر علاقوں میں رہنے والے مسلمانوں سے براہِ راست رابطے کا سب سے آسان ترین ذریعہ بن چکا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مسیحی ریڈیو نے اپنی تمام تر توجہ خلیج کے علاقے کی طرف مرکوز کردی ہے اور اپنا نام بھی بدل کر "دنیا کے گرد ویش" Around the World رکھ لیا ہے اور اپنی نشریات سوڈان سے شروع کردی ہیں۔

ان دنوں بحرین اور خلیج کے دوسرے علاقوں میں عیسائی باشندوں کی تعداد پہلے کی نسبت زیادہ ہے، جو افراد جزیرہ نمائے ہند، مشرقِ وسطیٰ، کوریا اور فلپائن سے روزگار کے سلسلے میں یہاں آئے ہیں۔ ان میں سے کثیر تعداد عیسائیوں کی ہے۔

بحرین میں موجود کلیسا

بحرین میں موجود کلیساؤں کی تفصیل یوں ہے:

۱- مالابار کا شامی آرتھوڈکس چرچ Syrian Orthodoz Church of Malabar

اس کلب کے ارکان تقریبًا دو صد ہیں - ان میں اکثریت ہندوستانی باشندوں کی ہے -

۲- رومن کیتھولک چرچ Roman Catholic Church

اس چرچ کے ارکان تقریبًا ۲۷۰۰ ہیں - ان کی اکثریت بھی ہندوستانی باشندوں کی ہے - اس چرچ میں عبادت انگریزی میں کی جاتی ہے کیونکہ ہندوستان کے باشندوں کی کوئی ایک متحدہ زبان نہیں -

ان کیتھولک مسیحیوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اس چرچ کے پیروکار ہیں جو اصلاً مشرقی ہے (مثلاً ملکین، موارنہ اور کلدانیین اور مشرقی ممالک سے آنے والے بعض مسیحی) لیکن یہ سب لاطینی زبان میں عبادت میں شرکت کرتے ہیں - کیونکہ ان کے یہاں کوئی دوسرا پادری موجود نہیں - ان کیتھولک عیسائیوں کی اکثریت منامہ میں رہتی ہے کچھ العلوالی میں بھی ہیں جو پیٹرول کا مرکزی مقام ہے -

۳- انجلیکن چرچ Anglican Church

بحرین میں اس کلیسا کے تقریبًا (۵۰۰) پیروکار ہیں - ان کی اکثریت بھی منامہ اور العلوالی میں رہتی ہے - اس کلیسا کو جنوبی ہندوستان کلیسا کے پیروکار بھی

استعمال کرتے ہیں، کیونکہ اس کلیسا میں ان کی زبانوں میں عبادت کی جاتی ہے۔

National Evangelical Church

۴۔ قومی انجلیکل چرچ

یہ واحد کلیسا ہے جس کے ارکان میں بحرین کے مقامی باشندے شامل ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ خلیج کے ممالک میں جو ڈیڑھ صد عرب عیسائی ہیں۔ ان میں سے ساٹھ بحرینی ہیں۔

یہاں ایک انجیلی فرقہ بھی ہے جو انگریزی میں بات چیت کرتا ہے اس کے ارکان تقریباً ۸۰ ہیں۔ ان کے علاوہ ہندوستانی اور پاکستانی عیسائیوں کی بھی ایک تعداد یہاں مقیم ہے۔ جن کی عبادات ان کی اپنی اپنی مخصوص زبانوں میں ادا کی جاتی ہیں۔

بحرین کے اس قومی انجیلی کلیسا کو یہ ایک خاص حیثیت حاصل ہے کہ اس کی تعمیر کے لئے بحرین کے حکمرانوں نے اخراجات کا چوتھائی حصہ برداشت کیا۔ کہا جاتا ہے کہ امیرِ بحرین اس کی افتتاحی تقریب میں بنفسِ نفیس خود حاضر ہوا تھا۔ اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ بحرین کے اصل باشندوں میں کچھ لوگ اس کلیسا کے پیروکار ہیں۔

تاہم مسیحی مبلّغ یہ جانتے ہیں کہ بحرین کے حکمران یہ چاہتے ہیں کہ کلیسا صرف غیر ملکیوں کے لئے ہی ہوں اور وہ مسلمانوں میں مسیحیت کی تبلیغ کی اجازت نہیں دیتے۔ البتہ اس امر کی بھی اجازت نہیں دیتے کہ کسی غیر مسلم مسیحی کے ساتھ کسی قسم کی کوئی زیادتی ہو۔

۵۔ کلیسائے رب Church of God

یہ فرقہ اب تقریباً چالیس ارکان پر مشتمل ہے اور اس کا نگران ایک امریکی پادری ہے ۔ یہ تمام ہجرت کر کے آئے ہوئے ہیں ۔

مندرجہ بالا کلیساؤں اور ان کے پیروکاروں کے علاوہ چھ دوسرے مختصر فرقے بھی ہیں ۔ جن کی اکثریت کا تعلق مشرقِ وسطیٰ کے دوسرے عرب ممالک سے ہے جہاں سے آ کر وہ بحرین میں آباد ہو گئے ہیں ۔

(See Homer OCC Bulletin 2,2,1978)
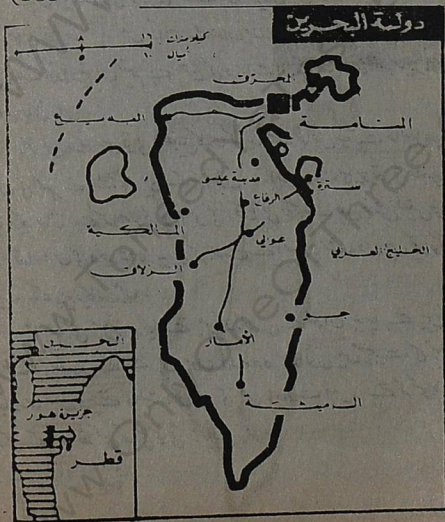
کویت

کویت میں مشنریوں کی آمد

بحرین کی طرح کویت میں بھی ۱۹۲۰ء میں امریکہ کے اصلاح یافتہ کلیسا نے ایک ہسپتال قائم کیا۔ اس ہسپتال کو چار امریکی، ہندوستانی ملازمین کے ساتھ مل کر چلاتے تھے۔

یہ ہسپتال ۱۹۶۷ء میں حکومت کویت کی تحویل میں آچکا ہے بلکہ اب تو یہ بند بھی ہو چکا ہے۔ کیونکہ کویت کی حکومت اپنے عوام کو جملہ طبی سہولتیں بہتر سے بہتر فراہم کر رہی ہے۔ ہسپتال کے علاوہ کویت میں بھی دوسرا تبلیغی ذریعہ مسیحی تعلیمی اداروں کا تھا لیکن حکومت کویت نے انہیں بھی اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔

کویت میں کیتھولک اور آرتھوڈاکس فرقے کی سرگرمیاں ظاہری طور پر اپنے ہم عقیدہ افراد کی خدمت تک محدود ہیں اور وہ ظاہری طور پر کویت کے مسلمانوں میں عیسائیت کی تبلیغ نہیں کرتے۔

کویت میں بھی ایک مسیحی کتب خانہ موجود ہے جو مسیحیت کے موضوع پر جملہ کتب مہیا کرتا ہے۔ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کتب خانے کے توسط سے کتنے مسلمانوں تک مسیحی لٹریچر پہنچ رہا ہے۔

تاہم مسیحی ریڈیو وسیع پیمانے پر مسلمانوں میں تبلیغی مساعی کے لئے اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ یہاں زیر سماعت کرنے والے ریڈیو پروگرام بھی وہی ہیں جو

بحرین میں سنے جاتے ہیں۔

(ا) کیتھولک کلیسا (Orthodox Churchs)

کویت میں موجود عیسائیوں کی پچاس فی صد تعداد کیتھولک عقیدہ رکھتی ہے۔
ان کی تعداد تقریبًا ۱۹۵۰۰ افراد ہے۔ ان کی روایات اور عبادات مختلف ہیں،
ان کی اکثریت لاطینی عیسائیوں کی ہے جن کی بڑی تعداد ہندوستانی افراد کی ہے،
اس کے بعد ملکیوّن، موارنہ اور کلدانی عیسائیوں کا نمبر آتا ہے۔ بالکل معمولی تعداد
میں آرمینی، شامی اور قبطی بھی شامل ہیں۔

(ب) پروٹسٹنٹ چرچ (Protestant Churchs)

کویت میں اس وقت پروٹسٹنٹ چرچ کے پیروکاروں کے سات فرقے
موجود ہیں۔ ان میں سے اکثر ہندوستانی کلیسا "مارتوما" کے پیروکار ہیں۔
اس چرچ کے ارکان کی تعداد ایک ہزار چھ سو ہے۔ جہاں تک انجیلی کلیسا
اور انگلیکانی کلیسا کا تعلق ہے تو اس میں سے ہر ایک کے پیروکار تقریبًا
۱۳۰۰ ہیں۔ علاوہ ازیں چند ایک ہندوستانی کلیسا وغیرہ کے پیروکار
بھی موجود ہیں۔

(ج) آرتھوڈکس کلیسا

کویت میں آرتھوڈکس کلیسا کے پیروکاروں کی تعداد پچیس ہزار افراد سے
زیادہ ہے۔ ان کے مختلف فرقے ہیں۔ ان میں سے کچھ رومن ہیں کچھ قبطی، کچھ شامی
اور مالاباری ہیں۔ جہاں تک مشرقی آرتھوڈکس کلیسا کا تعلق ہے اس کے
پیروکاروں کی تعداد تقریبًا چھ ہزار افراد ہے۔ معدودے چند نسطوری فرقہ
کے افراد بھی ہیں۔ کویت میں الحمدللہ کوئی بھی مقامی کلیسا نہیں ہے یہاں
کے تمام مسیحی افراد اور ان کے کلیسا غیر ملکی ہیں۔

تاہم کویت خلیج کا وہ واحد ملک ہے جہاں عیسائیوں نے "کویتی کلیسا کانفرنس" قائم کی ہوئی ہے۔ جو باہمی مشاورت اور منصوبہ سازی کے مرکز کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔

عمان

عیسائی مشنریوں کی آمد

بحرین میں سب سے پہلے زویمر اور اس کا ساتھی جیمس کانٹین عیسائی مبلغ کی حیثیت سے داخل ہوئے تھے۔ یہی دونوں عمان میں اولین مبلغین مسیحیت کے طور پر وارد ہوئے۔ یہاں بھی انہیں امریکہ کے اصلاح یافتہ کلیسا کی سرپرستی حاصل ہوگئی اور انہوں نے گزشتہ صدی کے آخر میں یہاں اپنا مرکز قائم کر لیا۔ عمان میں زویمر اور جیمس کانٹین مسلمانوں سے رابطے کے لئے اختیار کئے۔ شفاخانوں کا قیام اور مشن سکولز کا آغاز کیا، جہاں سے عیسائی مبلغین نے اپنی سرگرمیوں کی ابتدا کی۔

۱۹۷۱ء سے عمان میں تبدیلی آگئی ہے۔ یہ مسیحی تبلیغی ادارے حکومت کے زیر نگرانی آگئے ہیں۔ البتہ یہاں ابھی تک کئی پرانے ملازمین کام کر رہے ہیں۔ غالباً ان کی وجہ سے ان اداروں کے اندرونی معاملات اور پالیسیوں میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ ان اداروں کی عوامی فضا اب بھی عیسائی مشنری رنگ رکھتی ہے۔

عمان میں بھی ایک عیسائی کتب خانہ موجود ہے جس کے مالکان یا منتظمین کا تعلق ڈنمارک کے "اصلاح شدہ کلیسا" سے ہے۔ اس کتب خانے میں بائبل اور دوسری مسیحی مطبوعات مختلف زبانوں میں موجود ہیں۔ حال ہی میں

اس کے پروگرام "برائے غیر عرب مسلمانوں" میں مزید توسیع کر دی گئی ہے۔
اس کتب خانے کی سالانہ فروخت تقریباً ایک ملین امریکی ڈالر ہے۔
عمان میں بھی وہ تمام مسیحی ریڈیو کے پروگرام سنائی دیتے ہیں جو خلیج کے دوسرے ممالک میں سُنے جاتے ہیں۔

عمان میں کلیسا

(الف) امریکی اصلاح یافتہ کلیسا

جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے کہ عمان میں بھی مسیحی مشن گزشتہ صدی کے اواخر میں "امریکہ کے اصلاح یافتہ کلیسا" کی صورت میں میدان میں اترا تھا۔ اور عمان کے مقامی باشندوں سے ان کا پہلا رابطہ ۱۸۹۰ء میں ہوا تھا۔

اب عمان میں تین کلیسا موجود ہیں، ان کی نہایت شاندار عمارات ہیں، ان میں سے دو کلیسا پہلے پہل اصلاح یافتہ کلیسا تھے۔ لیکن اب انہیں دوسرے متعدد فرقے بھی استعمال کرتے ہیں۔

عمان میں تقریباً پانچ سو پروٹسٹنٹ مسیحی ہیں، یہ سب کے سب غیر ملکی ہیں۔ اور پانچ فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ چھوٹے چھوٹے گروہ پاکستانی اور ہندوستانی عیسائیوں کے بھی ہیں۔

تقریباً بیس ۲۰ کی تعداد میں ایسے عمانی عرب عیسائی ہیں جو عربی میں گفتگو کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان میں سے بھی کچھ اصلاً مسلمان تھے۔

(ب) کیتھولک کلیسا

کیتھولک فرقہ عمان میں ۱۹۷۱ء میں پہنچا جب اس فرقے کے پیروکار

نقل مکانی کر کے عمان آئے۔ ان کی رہنمائی بحرین میں مقیم کیتھولک پادری کرتا رہا۔ عمان میں تقریباً سات سو کے قریب کیتھولک مسیحی مقیم ہیں۔

(ح) آرتھوڈکس کلیسا

عمان اور مسقط میں بہت تھوڑی تعداد میں ہندوستانی عیسائی آرتھوڈکس فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے بھی اپنے آپ کو منظم کر رکھا ہے۔ اور انہیں بعض بڑے کلیساؤں میں عبادت کی سہولت حاصل ہے۔ جیسے امریکہ کا اصلاح یافتہ کلیسا وغیرہ۔ (See World Chirstianity, Middle East, Monrovia 1979)
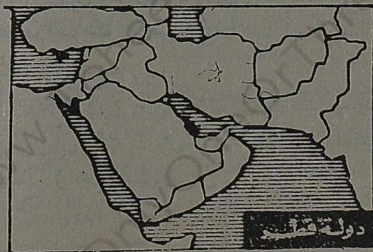
قطر

عیسائی مشنری کی آمد

خلیج کے دوسرے ممالک کی طرح قطر میں بھی عیسائی مشنری کی آمد امریکہ کے اصلاح یافتہ کلیسا کی طرف سے ہوئی۔ لیکن قطر میں اس کی آمد دوسرے ممالک کی نسبت تاخیر سے ہوئی ہے۔

قطر میں پہلا طبی شفاخانہ ۱۹۴۸ء میں قائم کیا گیا۔ تین سال کے بعد یہ شفاخانہ حکومت اور تیل کی کمپنیوں کے سپرد کر دیا گیا۔ قطر میں مسیحی مشن سکولز کے اثرات نظر نہیں آتے۔ الحمدللہ قطر میں کوئی مسیحی کتب خانہ بھی نہیں ہے۔ البتہ مسیحی ریڈیائی نشریات یہاں بھی خلیج کے دیگر ممالک کی طرح سُنی جاتی ہیں۔

قطر میں کلیسا

۱۔ کیتھولک کلیسا

قطر میں مقیم اکثر مسیحی کیتھولک فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس فرقے کے ارکان کی تعداد ڈھائی ہزار کے قریب ہے جن کی بڑی تعداد جزائر ہند سے آئی ہوئی ہے۔ تاہم کچھ یورپی کیتھولک مسیحی بھی ہیں ان سب کی عبادت انگریزی زبان میں ہوتی ہے۔

ان کی کوئی ایسی مخصوص عمارت نہیں جسے کلیسا کا نام دیا جا سکے۔ حکومت قطر نے اپنے ہاں کلیسائی تعمیر کی درخواست کو مسترد کر دیا تھا۔ چنانچہ عبادات گھروں میں یا

بل کمپنیوں کی عمارات میں ادا کی جاتی ہیں۔

(ب) پروٹسٹنٹ کلیسا

قطر میں اس کی بڑی شاخ انگلیکانی کلیسا ہے اور اس کے اکثر پیروکار یورپی ہیں۔ اس کا انتظام و انصرام بیت المقدس میں مقیم پادریوں کی سربراہ جماعت کی طرف سے ابوظبی میں مقیم نائب اسقف (پادری) کے توسط سے ہوتا ہے۔ قطر میں ہندوستانی کلیسا مارتوما کے کچھ پیروکار بھی موجود ہیں اور اس کے علاوہ اور بھی کچھ چھوٹے چھوٹے عیسائی گروہ رہائش پذیر ہیں۔ جو عبادات یا انجیل پڑھنے کے لئے کبھی اجتماع نہیں کرتے۔

(ج) آرتھوڈکس کلیسا

قطر میں آرتھوڈکس عیسائیوں کی تعداد نہایت قلیل ہے جو بیشتر ہندوستان کے علاقے مالابار سے آئے ہوئے ہیں۔

ص۱۱ : الكاثدليكة بالكويت

متحدہ عرب امارات

ابوظہبی، دوبئی، راس الخیمہ، بحیرہ، شارجہ

مشنری کی آمد

متحدہ عرب امارات خلیج کا وہ ملک ہے جس کی حدود کے اندر مسیحیوں کو سب سے زیادہ آزادی حاصل تھی۔ اس ملک میں پچاس ہزار سے زیادہ عیسائی مقیم ہیں۔ حکومت نے ان کے لئے کلیسا، ہسپتال اور سکول تعمیر کرنے کے لئے سرپرستی کی ہے۔

متحدہ عرب امارات میں سرگرم عمل سب سے اہم مشن کا نام "متحدہ انجیل مشن" ہے۔ اس نے یہاں اپنی کارکردگی ۱۹۶۰ء میں شروع کی۔

ہسپتال اور ڈسپنسریاں

العین کے علاقے میں اس مشن نے ایک ہسپتال قائم کیا۔ جس میں چالیس بستروں کی گنجائش ہے اور اب یہ ابوظہبی مشن کے تعاون سے مسیحی تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہے ہسپتال میں زیر علاج مقیم اور بیرونی مریضوں میں مسیحی لٹریچر تقسیم کیا جاتا ہے۔ ایک لائبریری اور ریڈنگ روم بھی قائم کیا گیا ہے۔

مسیحی مبلغ اپنے اجتماعات منعقد کرتے رہتے ہیں جن میں جمع ہو کر

یہ لوگ انگریزی، عربی اور مختلف ہندوستانی زبانوں میں مذاکرے کرتے ہیں۔

متحدہ عرب امارات میں کئی ایک ڈسپنسریاں بھی ہیں جنہیں چھوٹے چھوٹے عیسائی گروہ اور فرقے چلا رہے ہیں۔ مثلاً:

فجیرہ میں ایک ڈسپنسری ہے۔ ۱۹۶۴ء سے "ورلڈ کروسیڈ مشن" چلا رہا ہے۔

اسی طرح ایک ڈسپنسری شارجہ میں بھی تھی جو عیسائی مشن (Middle Eastern Christion Council) کے زیر انتظام چلائی جا رہی تھی۔ لیکن اب یہ بند کر دی گئی ہے۔

فجیرہ میں واقع ڈسپنسری کا انتظام امریکی اور یورپی خواتین کے ہاتھ میں تھا۔ اور شارجہ کی بند ہو جانے والی ڈسپنسری کا بھی یہی حال تھا۔ اسی طرح واحۃ البریمی کے علاقہ میں متحدہ انجیل مشن کا ایک ہسپتال ہے جس میں بیس مسیحی مبلغ ۱۹۶۰ء سے کام کر رہے ہیں۔

مشن سکولز وغیرہ

جہاں تک مسیحی تعلیمی سرگرمیوں کا تعلق ہے تو اس کا زیادہ تر انحصار کیتھولک فرقے پر ہے۔ ان کے رہائشی علاقوں سے قریب دو مشن سکول ہیں۔ ان دونوں مدارس میں اس وقت تقریباً آٹھ سو طالب علم انگریزی اور عربی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ان میں سے تقریباً تین سو طالبِ علم پاکستان اور ہندوستان سے تعلق رکھتے ہیں۔

ایک سکول میں جسے عیسائی راہب عورتیں NUNS چلا رہی ہیں ہندوستانی زبانوں عیسائیت کی تعلیم دی جاتی ہے۔

اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ متحدہ عرب امارات میں عیسائی مشنریاں سرگرمیاں شفاخانوں اور تعلیمی مدارس کی صورت میں نمایاں ہیں۔

ابوظہبی میں ایک مسیحی کتب خانہ بھی ہے جسے مشرق وسطیٰ کی عیسائی کونسل چلا رہی ہے۔ متحدہ انجیل مشن کا اپنا ایک علیحدہ کتب خانہ ہے، جہاں سے انگریزی، عربی، فارسی، اردو اور صومالی وغیرہ زبانوں میں عیسائی لٹریچر تقسیم ہوتا ہے اور یہ کتب خانے بذریعہ خط وکتابت انجیل پڑھانے میں بھی مدد دیتے ہیں۔ اور اب حال ہی میں ایک مسیحی ریڈیو پروگرام بھی ترتیب دیا گیا ہے۔ جسے پہلے "آوازِ انجیل" (Voice of the GOspel) کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ اب جزائر سسلی سے بین الاقوامی ٹرانس ورلڈ ریڈیو کے ذریعے عربی زبان میں نشر کیا جاتا ہے۔

متحدہ عرب امارات میں کلیسا

(ا) پروٹسٹنٹ کلیسا

متحدہ عرب امارات میں اس فرقہ کے دو کلیسا موجود ہیں:

(۱) ایک ابوظہبی میں ہے،

(۲) اور دوسرا دوبئی میں ہے۔

یہاں پروٹسٹنٹ مسیحی جمع ہوکر اپنی عبادت بجا لاتے ہیں۔ اور دوسرے متعدد مقامات پر بھی پروٹسٹنٹ عیسائیوں کے چھوٹے چھوٹے گروہ جمع ہوکر اپنی عبادت کرتے ہیں مثلاً العین وغیرہ۔

ابوظہبی میں ہندوستانی عیسائیوں کے تین گروہ مختلف جگہوں پر اکھٹے ہوکر اپنی

عبادات کرتے ہیں۔ ان میں سے دو جگہ تو ان کے اپنے گھر ہیں جہاں وہ جمع ہوتے ہیں کہ تیسرا گروہ "متحدہ انجیل مشن" کی عمارت کو استعمال کرتا ہے۔

یہ مشن العین میں اپنا ایک اجتماع عربی بولنے والوں کے لئے بھی منعقد کرتا ہے جس کی سربراہی ایک عرب لبنانی عیسائی کرتا ہے۔ یہ اجتماع مشن ہسپتال کے قریب منعقد کیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ ایک اور عیسائی فرقہ ہے جس کا سربراہ ایک شامی عیسائی پادری ہے۔ اس میں چند مرتد مسلمان شامل ہیں جو اب عیسائی بن چکے ہیں۔

(ب) کیتھولک کلیسا

متحدہ عرب امارات میں نو تعمیر شدہ تین کیتھولک کلیسا ہیں اور اس فرقے کے افراد کی تعداد تقریباً سولہ ہزار تک ہے۔ تاہم ان کے دونوں مشن سکول ابوظہبی میں واقع ہے۔

(ج) آرتھوڈکس کلیسا

متحدہ عرب امارات میں شامی آرتھوڈکس کلیسا کے پیروکار ابوظہبی میں ہیں اور کچھ دبئی میں مقیم ہیں۔

غیر ملکی کارکنوں پر کلیسا کی خصوصی توجہ

مسیحی کلیسا مشرقِ وسطیٰ اور بیرونِ ملک جانے والے اپنے پیروکاروں کا خاص خیال رکھتا ہے۔ اس کے ساتھ مقامی مسیحی یہ اپنی ذمہ داری تصور کرتے ہیں کہ وہ باہر سے آنے والے ہر غیر ملکی مسیحی کی مدد کریں کیونکہ یہ جو لوگ نقل مکانی کر کے آتے ہیں

انہیں قدرتی طور پر بہت سی دشواریاں پیش آ سکتی ہیں۔

۱۹۷۹ء کا واقعہ ہے کہ بیروت میں ایک مسیحی تبلیغی مشن نے ایک کانفرنس بلائی جس میں مشرقِ وسطیٰ خصوصاً خلیجی ممالک کی صورتِ حال کو زیرِ بحث لایا گیا۔ اس کانفرنس کی مجلسِ عاملہ نے نوٹ کیا۔

"اس وقت خلیج کی مجموعی آبادی کا اسی فیصد ان غیر ملکی افراد پر مشتمل ہے جو روزگار کے سلسلے میں یہاں آئے ہیں۔ گھریلو ملازمین کے ساتھ جو طرزِ عمل روا رکھا جاتا ہے وہ نہایت پریشان کن ہے۔ لہٰذا مشن اس صورتِ حال کا مکمل جائزہ لے گا اور کلیسا کے سربراہوں کے دورے کا اہتمام کرے گا اور ایسے پادری اور مُربّی مہیا کرے گا۔ جو عربی بولنے والے ہوں اور کلیسا کے سربراہوں کے ساتھ دورے میں شریک ہوں"

پوری دنیا میں خلیجی ممالک وہ علاقہ ہے جہاں سب سے زیادہ غیر قانونی طور پر نقل مکانی کر کے آنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔

۱۹۷۷ء میں متحدہ عرب امارات کی حکومت نے غیر قانونی طور پر ملک میں مقیم غیر ملکیوں کے لئے عام معافی کا اعلان کیا تو ایسے افراد کی لمبی لمبی قطاریں لگ گئیں۔ یہ لوگ راتیں وزارت کے دروازوں پر، سڑکوں پر سو کر گزارتے۔ ۲۵ ستمبر کو یہ مدت ختم ہوئی تو تقریباً ایک لاکھ افراد اپنے قیام کو قانونی بنانے کے لئے درخواستیں دے چکے تھے۔

لیکن رش پھر بھی ختم نہیں ہو رہا تھا۔ سرکاری حکام اس مشکل مسئلہ کی صورتحال سے حیرت زدہ ہوں گے۔ مجبوراً انہیں بار بار مہلت بڑھانے کا اعلان کرنا پڑا۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق باہر سے آنے والوں کی مجموعی تعداد دو سے تین ملین ہے۔ جن کی اکثریت افریقی اور ایشیائی ممالک سے تعلق رکھتی ہے۔

مشنری کانفرنسیں

مسیحی مشنریوں کی عالمی کانفرنس کے ہجرت سیکرٹریٹ نے ان نقل مکانی کرنے والے افراد کے بارے میں دستاویزات تیار کیں تاکہ ان کا جائزہ لیا جا سکے اور ان پر عملدرآمد کیا جا سکے۔

یہ اسی کانفرنس کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ ۱۹۷۵ء کی عالمی مسیحی کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا کہ کلیساؤں پر لازم ہے کہ وہ ان غیر ملکی کارکنوں کے حقوق کی حمایت کریں اور ان کے حالات بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ چنانچہ یکے بعد دیگرے مندرجہ ذیل کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔

۱۔ افریقی کلیسا کانفرنس ۲۔ ایشیائی کلیسا کانفرنس

۳۔ مشرقِ وسطیٰ کلیسا کانفرنس۔

ان اجتماعات کا مقصد یہ تھا کہ اس طرح یہ مسئلہ عالمی سطح پر ابھرے اور معلوم کریں کہ وہ کونسے طریقے ہیں جنہیں اختیار کر کے کلیسا بین الاقوامی شہریوں کو ان مسائل سے آگاہ کر سکتے ہیں۔ نیز یہ کہ کلیسا "متحدہ تجارت تحریک" کے تعاون سے خلیجی ممالک میں کام کرنے والے غیر ملکی کارکنوں کے حقوق و انصاف کے حصول کے لئے کیا کچھ کر سکتا ہے؟

مزید برآں یہ کہ تمام کلیسا یعنی پروٹسٹنٹ، کیتھولک اور آرتھوڈکس خلیج میں کام کرنے والے اپنے پیروکاروں کی مشترکہ دیکھ بھال کے لئے کس طرح تعاون کر سکتے ہیں؟

پاکستانی عالمی مسیحی تنظیم کا کتابچہ

حال ہی میں پاکستان میں عالمی عیسائی تنظیم کی طرف سے ایک کتاب شائع ہوئی ہے اس کا نام ہے "روزانہ کی دُعا"

اس کتاب میں خلیج کے اندر عیسائیت کا فروغ اور غیر ملکی کارکنوں خصوصاً پاکستانی کارکنوں کے درمیان کلیسا کو مضبوط تر اور مقبول تر بنانے کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔

مزید برآں یہ کہ خلیج میں باہر سے آنے والے کارکنوں کو کس طرح عیسائی مبلغین کی مدد اور نصرت کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ان مطلوبہ روابط میں ایک اہم ذریعہ یہ بھی ہے کہ وہ خلیج میں موجود ایسے پاکستانیوں کے لئے ایک مرکز کھولنے کا اہتمام کیا جائے، جو پاکستان سے بذریعہ ڈاک انجیل کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ریڈیائی پروگراموں کو بھی ترقی دی جائے۔

سنگاپور اور سیتیز مشنری کانفرنس

آخر میں مناسب ہوگا کہ ہم یہ بھی بتا دیں کہ جون ۱۹۸۰ء میں سنگاپور میں انڈین اوورسیز مشنری کانفرنس منعقد کی گئی تھی اور اس میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ جنوب ایشیائی میحیوں کی کی ایک انجمن دوستی قائم کی جائے جس میں اس علاقے کے تمام مسیحیوں کو نمائندگی حاصل ہو۔

اس سلسلے میں جاری کئے گئے اخباری بیان میں خصوصیت کے ساتھ خلیج میں موجود جنوب ایشیا کے مسیحیوں کا ذکر تو نہیں کیا گیا تھا، لیکن یہ امر ہر کوئی جانتا ہے کہ اس کانفرنس کا مقصد جنوبی ایشیا کے لوگوں کو مسیحی تنظیموں سے متعارف کرانا ہے۔

خلیج میں موجود مسیحی مشنریاں

ہم اس کتاب کے ابتدائی صفحات میں ان اہم مشنریوں اور تنظیموں کا ذکر کر چکے ہیں جو ان دنوں خلیج کے علاقے میں سرگرم عمل ہیں۔ ان میں سے جو انجیلی گروہ کہلاتے ہیں وہ مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے بارے میں برملا گفتگو کرتے رہتے ہیں۔
جہاں تک دیگر کلیساؤں کا تعلق ہے مثلاً رومن کیتھولک اور آنگلیکانی کلیسا وغیرہ تو وہ عام طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ وہ صرف اپنے پیروکاروں کی دیکھ بھال میں مصروف ہیں۔ ان کی کاوشوں میں یہ تبدیلی ان مشکلات کی نشاندہی کرتی ہے جو انہیں مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے سلسلے میں پیش آرہی ہیں۔
تاہم ایسے گروہ بھی موجود ہیں جو متشدد عیسائی ہیں۔ جیسے زویمر کا "عربی مشن" جس کا خیال ہے کہ اس نے اپنے علاوہ دوسرے کلیساؤں کے لئے بھی تبلیغ کا راستہ کھول دیا ہے کہ وہ خود مسلمانوں کے درمیان رہ کر کام کریں۔
چنانچہ یہ کام مختلف مسیحی مشنری تنظیمیں کر رہی ہیں۔ ان کے دلوں میں اسلام کے لئے کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ بلکہ ان میں سے اکثر انجمنیں اسلامی ممالک کو "سرزمین شیطان" STANS TERRITORY سمجھتی ہیں۔ یہ وہ اصطلاح ہے جو او۔ایم O.M. نامی تنظیم نے سب سے پہلے اس وقت استعمال کی تھی جب وہ مشرقِ وسطیٰ میں اپنی سرگرمیوں کا تعارف کرا رہی تھی۔

مسلمانوں میں فروغ مسیحیت کے تین حربے

۱۔ ایسے مشنریوں کی ایک کثیر تعداد اس علاقے میں سرگرم عمل ہے جنہوں نے اپنے آپ کو فروغ مسیحیت کے لئے وقف کر رکھا ہے۔

صرف مشرقِ وسطیٰ میں ایسے عیسائی مبلغوں کی تعداد ایک ہزار تین سو
(۱۰۳۰۰) کے قریب ہے انجیلی عیسائیوں کا دعویٰ ہے۔
خلیج کے علاقے میں اتنی ہی تعداد میں پروٹسٹنٹ مبلغ بھی کام کر رہے ہیں۔
اس قسم کے اعلانات کے باوجود ہم یقینی طور پر نہیں بتا سکتے کہ خلیج کے
علاقے میں عیسائی مبلغوں کی تعداد کتنی ہے۔ ان کی اکثریت طبی شفاخانوں کو اپنے
مقاصد کے لئے استعمال کرتی ہے جنہیں مشنری چلا رہے ہیں اور ان شفاخانوں
میں انہیں مریضوں کو مسیحیت کی طرف ورغلانے کی کھلی آزادی ہوتی ہے۔

۲۔ "خیمہ ساز" مشنریز

عیسائیوں کی ایک کثیر تعداد مشرقِ وسطیٰ کے ملکوں میں کام کر رہی ہے جو
پیشہ ورانہ صلاحیتوں کی حامل ہے اور ان میں سے "خیمہ ساز" مشنریز مشرقِ
وسطیٰ میں بطور پیشہ ور اور فنی ماہر ملازم ہیں۔ بظاہر یہ ملازمت،
یا پیشہ یا کاروبار میں مصروف نظر آتے ہیں، لیکن پسِ پردہ وہ اپنے مشن کے
کارکن ہوتے ہیں۔ ان میں سے کئی ایک تعلیمی اداروں میں بھی کام کر رہے
ہیں۔ ان کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں کہ وہ مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی ان
کوششوں میں مشنریز کا بھرپور ساتھ دے سکیں۔ جبکہ ان پر یہ گمان بھی نہیں گزرتا کہ
وہ بھی عیسائی مبلغ ہوں گے۔

۳۔ مسلمانوں کی ایک معتدبہ تعداد تحصیلِ علم اور حصولِ روزگار کی خاطر
مغربی ملکوں میں گئی ہوئی ہے۔ ان میں بیشتر امریکہ اور یورپ کے عارضی قیام
کے بعد واپس اپنے ملکوں میں آجائیں گے۔ مشنریز کو اپنی مذموم

مساعی کے نتیجہ میں اورانجیلیوں کو امید ہے کہ ان میں سے کچھ لوگ عیسائی بن جائیں گے اور اپنے ملکوں میں واپس جا کر عیسائیت کے پھیلاؤ کے لئے ایک بیج ثابت ہوں گے۔

ان کا خیال ہے کہ جب ان مسلمانوں کو عیسائیت کے لئے ایک بیج بنا دیا گیا تو اس صورت میں عیسائی مبلّغوں کی ضرورت بہت کم رہ جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی پوری پوری کوشش ہے کہ وہ لبنان اور مصر کے عرب مسیحیوں کو اس طرح تربیت کریں کہ وہ اسلامی ممالک میں خود کام کر سکیں۔
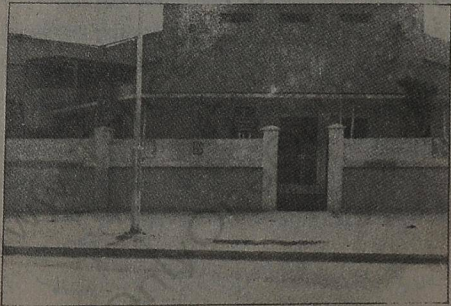
كنيسة مارمرقس بالكويت

خلیج اور دیگر اسلامی ممالک میں

مسیحیت کے نفوذ کی تدابیر

مسیحی مشنریز خلیج اور دیگر اسلامی ممالک میں مسلمانوں سے رابطے کیلئے چار طریقے اختیار کرتے ہیں :

(۱) طبّی خدمات کی فراہمی

یہ ایسا کام ہے جس سے مسلمانوں سے میل جول کے مواقع بہت زیادہ فراہم ہوتے ہیں - اس ذریعہ سے مسلمان خود مشنری سے ملاقات کا خواہشمند ہوتا ہے - کیونکہ اسے اس کی مدد درکار ہوتی ہے - اس کے برعکس مسیحی مبلغ کو خود اس کے پاس جانا پڑتا تھا - اور یہ امر واقع ہے کہ جب عیسائی مبلّغ مسلمان کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تو اس کو مختلف صورتِ حال پیش آتی ہے -

ہمارے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم ان مسیحی ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کو صرف طبّی خدمات کے مراکز گردانتے رہیں جب کہ یہ مکمل طور پر عیسائی تبلیغی مراکز ہیں - اس کی واضح ترین مثال متحدہ عرب امارات میں واقع "متحدہ انجیل مشن ہسپتال" کی ہے -

ہسپتال میں گو صرف چالیس بیڈز ہیں ، مگر ایک سال میں تقریباً سوا دو ہزار مریض مختلف مدتوں کے لئے داخل ہوتے ہیں - بیرونی مریضوں کے شعبے میں سالانہ باسٹھ ہزار (۶۲۰۰۰) مریض علاج معالجے کے لئے آتے ہیں -

ہسپتال میں آنے جانے والوں کے لئے ایک دارالمطالعہ کا کمرہ مخصوص ہے۔ ایک کتب خانہ بھی موجود ہے۔ جہاں تمام مسیحی کتب اور مطبوعات دستیاب ہیں۔ ہر کمرہ میں موسیقی، انجیل کی تلاوت اور مسیحی وعظ سننے کے انتظامات کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ہسپتال میں ایک مرکز عیسائیت قائم ہے جس کے ساتھ مہمان خانہ بھی ہے۔

اس کے علاوہ ہسپتال میں ایک گرجا گھر بھی ہے جہاں تعلیم و تربیت کی سہولتوں کے علاوہ سو افراد کے بیٹھنے کی گنجائش موجود ہے۔

۲۔ شخصی میل ملاقات

اس میدان میں "خیمہ ساز" مبلّغین بہت فعّال اور مؤثر ہیں جنہیں اپنے کام کے دوران اپنے ساتھیوں سے میل ملاقات کے مواقع ملتے ہیں اور اگر کہیں انہیں زیادہ فائدہ نظر آ رہا ہو تو وہ میل ملاقات کو مزید بڑھا لیتے ہیں۔

۳۔ مسیحی لٹریچر کی اشاعت اور تقسیم

مسلمانوں کے درمیان عیسائیت کی تبلیغ کا یہ اہم ذریعہ ہے۔ اسلامی ممالک میں متعدد مسیحی کتب خانے موجود ہیں۔ عیسائی اداروں میں کمرہ ہائے مطالعہ ہیں۔ اسی طرح ایک متحرک مسیحی کتب خانہ "لاگوس" نامی کشتی میں قائم ہے۔ جو مسلسل گردش میں رہتی ہے اور خلیج کی بندرگاہوں پر بھی لنگر انداز ہوتی رہتی ہے۔

۴۔ مسیحی تبلیغی ریڈیو

یہ وہ وسیلہ ہے جو آج کے دور میں خلیج کے مسلمانوں سے رابطے کا

سب سے اہم اور فعال ذریعہ بن چکا ہے - اگرچہ ریڈیو کی نشریات شخصی ملاقات سے مستغنی نہیں کرتیں - لیکن خلیج کے حالات کی وجہ سے ریڈیو ایک ایسا آلۂ کار بن گیا ہے جس سے شخصی ملاقاتوں کے لئے فضا سازگار بن جاتی ہے اور بعض مقامات ایسے ہیں کہ جہاں ریڈیو ہی واحد ذریعہ ہے جس کے توسط سے وہ مسلمانوں سے رابطہ قائم کر رہے ہیں -

خلیجی مسلمانوں کے لئے اسپین، فرانس، لبنان، لائبیریا اور جزائر سسلی کے مسیحی مشنری ریڈیو اسٹیشنوں سے پروگرام نشر کئے جا رہے ہیں۔ "آواز انجیل" ریڈیو بند ہو جانے کے بعد جزائر سسلی کا ریڈیو اسٹیشن سب سے اہم ٹرانسمٹنگ اسٹیشن بن چکا ہے اور ایسے ہی کچھ ریڈیو پروگرام (Voice of the Gospel) کے ذریعے قبرص اور مناکو سے نشر کئے جاتے ہیں - مزید برآں ریڈیو ویٹیکن بھی عربی میں نشریات کرتا ہے - اور ان ریڈیائی پروگراموں کا سامعین پر اثر بھی واضح ہے -

۵ - مندرجہ بالا طریقوں کے علاوہ مشنری اور بھی کئی طریقے اختیار کرتے رہتے ہیں - مثلاً مشنری اسکول کھولنا، جیسے کہ ابوظہبی میں کیتھولک مدارس ہیں - اس سے قبل بحرین میں امریکی سکول تھا - یہ لوگ نوجوانوں کے درمیان مسیحی لٹریچر اکثر و بیشتر تقسیم کرتے رہتے ہیں - ایم - ای - سی - او MECO مسیحی تنظیم کا کام ہی یہ ہے - اسی طرح وہ کیسٹ پر ٹیپ شدہ انجیل تقسیم کرتے رہتے ہیں -

یوں معلوم ہوتا ہے کہ "خیمہ ساز" مسیحی مبلغین کے علاوہ ان کے دو ریڈیو خلیجی ممالک میں مسیحیت کی راہ ہموار کرنے کے لئے سب سے بڑا ذریعہ بنے ہوئے ہیں - ان کے شفا خانے، ان کے سکول، اور ان کے

کتب خانے ان کی کامیابی کے اوّلین نشانات ہیں - اور بر خلیج کے علاقے ہیں اوّلین مشنریز کی آمد اور اُن کی کوششوں کا پتہ دیتے ہیں - خدانخواستہ یہ خطے ان ملکوں میں ان کے مستقبل کے منصوبوں کے لئے مراکز ثابت ہوں گے ۔

اعداد و شمار

خلیجی ممالک میں

عرب باشندوں اور تارکینِ وطن کی تعداد

مُلک	مجموعی آبادی	غیر ملکی افراد	فی صد نسبت
بحرین	۲۱۶،۰۷۸	۳۶،۷۳۳	۱۷
کویت	۱،۱۳۰،۰۰۰	۵۹۸،۹۰۰	۵۳
عمان	۸۰۰،۰۰۰	۱۶۰،۰۰۰	۲۰
قطر	۲۰۰،۰۰۰	۱۳۶،۰۰۰	۶۸
متحدہ عرب امارات	۸۰۰،۰۰۰	۳۸۴،۰۰۰	۴۸
کُل میزان	۳،۱۴۶،۰۷۸	۱،۳۱۵،۶۳۳	۴۱۸

بحرین

۱۔ کُل آبادی ۲۱۶۰۷۸

۲۔ ملک کے اعتبار سے

ملک کے اعتبار سے	فی صد تناسب	افراد کا فیصدی تناسب
مقامی عرب	۷۹	-
دیگر عرب	۱۳	۵
پاکستانی و ہندوستانی	۵	۹
امریکی اور یورپی	۱	۷۰
مختلف	۲	

۳۔ مذاہب کے لحاظ سے تقسیم

مسلمان	۹۸
عیسائی	۱
دیگر متفرق	۱

۴۔ باعتبار کلیسا تقسیم

کلیسا	پیروکاروں کی تعداد
پروٹسٹنٹ	۱۶۱۵
کیتھولک	۲۷۰۰
آرتھوڈکس	۲۰۰
کُل آبادی	۴۵۱۵

کویت

۱۔ کُل آبادی ۱,۱۳۰,۰۰۰

۲۔ باعتبارِ ملک

ملک	فیصد نسبت	ان میں مسیحیوں کا فیصد تناسب
اصلی مقامی عرب	۵۰	—
دیگر عرب	۱۸	۱۵
کُرد	۱۳	—
پاکستانی وہندوستانی	۱۱	۱۸
امریکی و یورپی	۱	۶۰

۳۔ مذاہب کے لحاظ سے تقسیم

مذہب	فیصد نسبت
مسلمان	۸۲
عیسائی	۴
متفرق	۱۴

۴۔ باعتبارِ کلیسا

کلیسا	پیروکاروں کی تعداد
پروٹسٹنٹ	۴,۷۰۰
کیتھولک	۱۹,۵۰۰
آرتھوڈکس	۲۶,۴۰۰
کُل آبادی	۵۰,۶۰۰

عمان

۱۔ کُل آبادی ۸۰۰،۰۰۰

۲۔ باعتبارِ مُلک

باعتبارِ مُلک	فیصد نسبت	ان میں مسیحیوں کا فیصد تناسب
اصلی مقامی عرب	۷۵	—
دیگر عرب	۱۲	۲
پاکستانی و ہندوستانی	۲	۱۳
ایرانی	۱۰	—
امریکی اور یورپی	۱	۴۰

۳۔ مذاہب کے لحاظ سے تقسیم

مسلمان	۹۹
عیسائی	۱

۴۔ باعتبار کلیسا

کلیسا	پروٹسٹنٹ کی تعداد
پروٹسٹنٹ	۸۳۰
کیتھولک	۷۰۰
آرتھوڈکس	۱۲۵
کُل میزان	۱۶۵۵

قطر

۱۔ کُل آبادی ۲۰۰۰۰۰

۲۔ باعتبارِ مُلک

	فیصد نسبت	ان میں مسیحیوں کا فیصد تناسب
مقامی عرب	۱۵	—
دیگر عرب	۳۵	
پاکستانی و ہندوستانی	۴۵	۱۸
ایرانی	۴	—
امریکی اور یورپی	۱	۷۰

۳۔ مذاہب کے لحاظ سے

مسلمان	۹۷
عیسائی	۲۵
دیگر	۰۵

۴۔ باعتبارِ کلیسا

کلیسا	پیروکاروں کی تعداد
پروٹسٹنٹ	۶۰۰
کیتھولک	۲۵۰۰
آرتھوڈکس	۱۰۰۰
کُل میزان	۳۲۰۰

متحدہ عرب امارات

۱۔ کل آبادی ۸۰۰،۰۰۰

۲۔ باعتبار ملک	فیصد تناسب	ان میں مسیحیوں کا فیصد تناسب
مقامی عرب	۲۵	—
دیگر عرب	۶	—
لبنانی	۱۵	۷۰
پاکستانی و ہندوستانی	۳۰	۱۰
ایرانی	۲۳	—
امریکی اور یورپی	۱	۷۰

۲۔ مذاہب کے لحاظ سے تقسیم

مسلمان	۹۴
عیسائی	۵
دیگر	۱

۔ باعتبار کلیسا

کلیسا	پیروکاروں کی تعداد
پروٹسٹنٹ	۹۶۰۰
کیتھولک	۱۶۰۰۰
آرتھوڈکس	۳۰۰
کُل میزان	۲۵،۹۶۰

القادر پرنٹنگ پریس کراچی۔ فون: 723748

توجّہ فرمائیے

(۱) ٹرسٹ کسی قسم کا کوئی چندہ وصول نہیں کرتا اور نا ہی کسی کو ایسا کرنے کی اجازت دیتا ہے
البتہ کارِ خیر اور صدقۂ جاریہ میں شرکت کے لئے دعوتِ عام ہے تبلیغ دین اور اصلاح معاشرہ کی کوشش اس
فی زمانہ فرض عین ہے جو اصحاب خیر حصہ لینا چاہیں براہ راست بذریعہ بنک ڈرافٹ اور منی آرڈر اپنے
عطیات روانہ کر سکتے ہیں یا ہمارے اکاؤنٹ نمبر ۵۵۷ حبیب بنک لمیٹڈ لسبیلہ مارکیٹ برانچ نشتر روڈ
کراچی میں جمع کرا سکتے ہیں۔ کراچی سے باہر کے چیک قبول نہیں کئے جائیں گے۔

(۲) جو اصحاب ہر ماہ رسائل کے طالب ہوں وہ رکنیت اختیار کر سکتے ہیں۔ رکنیت فارم کے ہمراہ ۲۰۰/- روپیہ
سالانہ پاکستان میں ۵ صد روپیہ سالانہ بیرون پاکستان کے لئے ضروری ہیں زیادہ جو بھی ہو وہ صدقہ جاریہ
کے لئے عطیہ ہوگا۔ عطیۂ رکنیت کسی قسم کی فیس یا رسائل کا بدل نہیں بلکہ صدقۂ جاریہ میں شرکت ہے اس کا
مقصد صرف رضاءِ الٰہی کا حصول ہونا چاہیئے۔ یہ مدِ خیرات ہے۔

یہ رسائل رعایتی قیمت پر حاصل کر کے اپنے حلقہ احباب برادری اور طلبا میں تقسیم کیجئے۔ دین کا علم سیکھنے
اور سکھانے کا یہ سہل طریقہ ہے اختلافِ مسلک سے دور رہ کر دین کی بنیادی تعلیمات پیش کی جاتی ہیں۔

اراکین کو ماہ بماہ اُردو رسائل نئے طبع شدہ روانہ کئے جاتے ہیں، پہلے شائع شدہ رسائل یا انگریزی،
سندھی، عربی، فارسی، پشتو، بلوچی اور گجراتی تراجم رعایتی قیمت ادا کر کے طلب کئے جا سکتے ہیں۔ چند رسائل
درکار ہوں تو ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں زیادہ تعداد میں ضرورت ہو تو رجسٹرڈ پارسل طلب کیجئے
جس کے لئے رقم منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ سے ارسال کیجئے۔ وی پی بھی طلب کیا جا سکتا ہے ایک صد روپے
سے کم کی فرمائش پر ڈاک خرچ آپ کو ادا کرنا ہوگا فہرست میں رعایتی نرخ فی سینکڑہ درج ہیں لیکن
آپ ایک رسالہ بھی اسی قیمت پر طلب کر سکتے ہیں۔ لائبریریوں کے لئے بھی یہی طریق کار ہے۔

ٹرسٹ تجارتی ادارہ نہیں ہے یہ صرف تبلیغ و اصلاح کے لئے سرگرمِ عمل ہے رعایتی قیمت پر کتب و رسائل
کی ترسیل ان حضرات کے لئے ہے جو انہیں فی سبیل اللہ تقسیم کریں اور تبلیغ دین کے لئے کوشاں ہوں
یہ طریقِ کار محض خدمت و تعاون کے جذبہ کے تحت اپنایا گیا ہے آپ اپنے ذوق کے مطابق حصہ
لے سکتے ہیں۔

اس اعلان کے ساتھ سابقہ تمام اعلانات منسوخ تصور کئے جائیں۔ یکم جولائی سنہ ۱۹۸۶ء

صدیقی ٹرسٹ نسیم پلازا نزد لسبیلہ چوک نشتر روڈ کراچی ۵

تبلیغ واِصلاح

تبلیغ واصلاح کے لئے جہاد کے جذبہ کی ضرورت ہے مسلمان
جو عبادت واطاعت کیلئے پیدا کیا گیا تھا، اب خود اپنی تعلیمات کو فراموش کر رہا ہے۔
اگر آپ اس کی ضرورت محسوس نہیں کریں گے تو الحاد، لادینی اور بے حیائی
کا طوفان پوری قوم کو تباہ کر دے گا۔

اس امر کے باوجود کہ آپ نماز۔ روزہ اور شعائرِ اسلامی کے پابند ہیں۔ تبلیغ
کے فرضِ کفایہ کی ذمہ داری سے سُبکدوش نہیں ہو سکتے۔

بنی اسرائیل کی تاریخ گواہ ہے کہ کوئی قوم ہلاکت سے محفوظ نہیں رہ
تاوقتیکہ وہ خود بھی عمل کرے اور اپنے بھائیوں کی اصلاح کیلئے بھی کوشش کرے۔

یہ آپ کا فرض ہے اس کارِ خیر اور صدقہ جاریہ میں حصہ لیجئے۔

اِن رسائل کی اشاعت اور مفت تقسیم کے لئے تعاون کیجئے۔ خود شائع
کیجئے یا اپنے عطیات ذریعہ بینک ڈرافٹ اور منی آرڈر صدیقی ٹرسٹ کے نام [illegible]
آپ بھی اسلامی تعلیمات پر عمل کیجئے اور اپنی اولاد کو دین کی بنیادی تعلیم سے
آراستہ کیجئے یہ ان کا حق اور آپ کا فرض ہے۔ اس کی جواب دہی آپ کو کرنی
ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

خط وکتابت کے لئے پتہ

صدیقی ٹرسٹ

نسیم پلازا۔ نشتر روڈ نزد لسبیلہ چوک کراچی ۵

محمد منصور الزماں صدیقی